http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۸ تا ۱۴ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۴ تا ۲۰ اپریل ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۴۷

قادیانی معمہ

مرزا کے کلام میں تناقضات

ذکری فرقے کا شکوۂ تکفیر و جوابِ شکوہ

قادیانیت کا منطقی انجام

معروف ہندو ادیبہ کملا داس "ثریا" کا قبولِ اسلام

قیمت: ۵ روپے

(بقیہ مسئلہ تقدیر کی مزید وضاحت)

ہشتم: آپ اقوام مغرب کے مقابلے میں کچھ زیادہ ہی احساس کمتری کا شکار ہیں ان کی مادی ترقی سے مرعوب ہو کر آپ نے ان کو مسلمانوں کے مقابلے میں اخلاقی برتری کی بھی سند عطا کردی۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ انہیں کون سی اخلاقی برتری حاصل ہے کیا ان ممالک میں زنا اور شراب نوشی کی شرح اسلامی ممالک کی نسبت کم ہے؟ آپ کو یاد ہو گا کہ نیویارک میں چند گھنٹوں کے لئے بجلی کی رو چلی گئی تھی تو وہاں چوری ڈاکہ زنی اور بد معاشی کا کیسا بازار گرم ہوا تھا؟ کیا ان کی یہی اخلاقی برتری ہے جس کے قصیدے آپ پڑھ رہی ہیں؟ اور پھر آپ ان کا مقابلہ آج کے مسلمانوں سے کررہی ہیں؟" جن کو دیکھ کر شرمائیں یہود" کیا ان مسلمانوں کی بد عملی عقیدۂ تقدیر کی وجہ سے ہے؟ بلکہ عقیدۂ تقدیر اور دیگر صحیح عقائد کے دل میں نہ رہنے کی وجہ سے ہے۔ اور اقوام مغرب کی مادی ترقی اول تو میری نظر میں اس لائق ہی نہیں کہ اس کی طرف التفات کیا جائے۔ ان قوموں کو جو مادی ترقی حاصل ہے کیا ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے کے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی حاصل تھی؟ فرعون اور موسیٰ کے واقعہ پر غور کیجئے' یہ مادیت فرعون کے پاس تھی یا موسیٰ علیہ السلام کے پاس؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے مقابلہ میں نمرود کو دیکھئے جو مادی ساز و سامان اور کروفر نمرود کو حاصل تھا کیا ابراہیم علیہ السلام کو بھی حاصل تھا؟ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عصر قیصر و کسریٰ کو لیجئے کیا آنحضرت ﷺ کو بھی وہ مادی ساز و سامان حاصل تھا جو قیصر و کسریٰ کو میسر تھا؟ اگر بقول آپ کے اہل مغرب مسلمانوں سے محض مادی ترقی کی بنا پر فائق ہیں تو ذرا "اقوام عالم کی تاریخ" پر نظر ڈال کر دیکھئے کیا دنیا کی آسائشیں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں گمراہ اور بے خدا قوموں کو حاصل نہیں رہیں۔

جہاں تک محنت و سعی کا تعلق ہے میں اوپر بتا چکا ہوں کہ یہ تقدیر کے منافی نہیں اگر بقول آپ کے کافروں کو کامیابیاں اور آسائشیں حاصل ہیں تو یہ ان کی محنت کے صلہ میں نوشتہ تقدیر ہے اور اگر بقول آپ کے مسلمان ذلت و رسوائی انحطاط سے ہیں تو یہ ان کی بد عملی کے نتیجہ میں نوشتہ تقدیر ہے۔

نہم: آپ کا یہ خیال سراسر غلط ہے کہ عقیدۂ تقدیر نااہلی' مایوسی اور بے عملی سکھاتا ہے' کوئی مومن جو تقدیر الٰہی پر صحیح عقیدہ رکھتا ہو وہ کبھی نااہل' مایوس اور بے عمل نہیں ہو سکتا اس نااہلی و بے عملی کا سبب اپنے دین سے انحراف ہے نہ کہ عقیدۂ تقدیر۔

دہم:...... آخر میں گزارش کروں گا کہ عقیدۂ تقدیر کا انکار کر کے قرآن کریم اور حدیث شریف کے فرمودات کی نفی نہ کی جائے' عقیدۂ تقدیر برحق ہے اگر ہم اسے مانیں تب بھی برحق ہے اور اگر انکار کردیں تب بھی برحق ہے اس کا صحیح اور برحق ہونا ہمارے ماننے یا نہ ماننے پر موقوف نہیں اور جب تک اللہ تعالیٰ کے علم و قدرت کی نفی نہ کی جائے عقیدۂ تقدیر کی نفی ممکن نہیں آپ کو اختیار ہے کہ عقیدۂ تقدیر پر ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کے علم محیط اور قدرت کاملہ کو مان لیں یا عقیدۂ تقدیر کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ کے علم و قدرت سے بھی دستبردار ہو جائیں۔ مشکل یہ ہے کہ آپ نے دین کے بنیادی عقائد کو باقاعدہ سیکھا نہیں اس لئے ذہن الجھا ہوا ہے اگر آپ دین کو سمجھنا چاہتی ہیں تو اپنی ادھوری معلومات پر اکتفا نہ کریں بلکہ دین کی کتابوں کو صحیح طور پر پڑھیں میرا خیال ہے حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب "بہشتی زیور" بھی آپ کی نظر سے نہیں گزری آپ اس کا مطالعہ کریں اور پھر کوئی اشکال ہو تو اس کو رفع کرنے کے لئے حاضر ہوں۔

فجر و عصر کے بعد نماز جنازہ:

س: امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مسلک پر چلنے والوں کے لئے نماز صبح کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور عصر کی فرض نماز کے بعد جب تک مغرب کی فرض نماز نہ ہو جائے کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ اکثر و بیشتر جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حرمین شریفین کی زیارت نصیب کراتا ہے تو وہاں اکثر یہ واقعہ پیش آتا ہے۔ صبح کی فرض نماز کے بعد فوراً یعنی ادھر سلام پھیرا اور ادھر نماز جنازہ ہونے لگتی ہے تو ایسی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اور ایسا ہی عصر کی نماز کے بعد ہوتا ہے تو ایسی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ نماز جنازہ پڑھیں کہ نہیں؟

ج:... فجر و عصر کے بعد نوافل جائز نہیں (ان میں دوگانہ طواف بھی شامل ہے) مگر نماز جنازہ' سجدہ تلاوت اور قضا نمازوں کی اجازت ہے۔ اس لئے نماز جنازہ ضرور پڑھنی چاہئے۔

نماز جنازہ سنتوں کے بعد پڑھی جائے:

س:... ہمارے علاقے کی مسجد میں چند دنوں سے یہ ہو رہا ہے کہ کسی بھی نماز کے اوقات میں اگر کوئی جنازہ آجاتا ہے تو مسجد کے امام صاحب فرض نماز کے فوراً بعد نماز جنازہ پڑھا دیتے ہیں جبکہ دوسری مساجد اور ہماری مسجد میں پوری نماز کے بعد نماز جنازہ ہوا کرتی تھی مگر اب چند روز سے ہماری مسجد میں فرض نماز کے فوراً بعد نماز جنازہ ہو جاتی ہے اور اس طرح کافی نمازی قبرستان تک جنازہ میں شریک ہونے سے رہ جاتے ہیں۔ آپ سے گزارش یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں فرض نماز کے فوراً بعد نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:... اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ فرض نماز کے بعد جنازہ پڑھا جائے پھر سنتیں پڑھی جائیں لیکن در مختار میں بحر سے منقول ہے کہ فتویٰ اس پر ہے کہ جنازہ سنتوں کے بعد پڑھا جائے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۸ تا ۱۴ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۴ تا ۲۰ اپریل ۲۰۰۰ء | شمارہ ۴۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مولانا محمد علی جالندھریؒ

مولانا لال حسین اخترؒ

مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

مولانا محمد حیاتؒ

مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا عبدالرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل ڈیزائن

ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

سرپرست:

حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ:

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ:

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر:

مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

۰	ملک کے مقتدر اداروں کا جائزہ مطالبہ	(اداریہ)	4
۰	قادیانیت کا منطقی انجام	(مفکر اسلام مولانا مفتی محمود)	6
۰	قادیانی معمہ (مرزا کے کلام میں تناقضات)	(مولانا منظور احمد چنیوٹی)	8
۰	مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی	(قاری محمد افضل بانبوہ)	9
۰	ذکری فرقے کا شکوہ تکفیر و جواب شکوہ	(ابو حذیفہ حنفی سربازی)	13
۰	معروف ہندو ادیبہ کملا داس (ثریا) کا قبول اسلام	(قاضی کاشف نیاز)	15
۰	حضرت مولانا عبدالغنی علوی شجاع آبادی	(مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی)	19
۰	… کی شخصیت و کردار	(مشتاق احمد …)	20
۰	لواطت… ایک مجرمانہ ترین عمل	(خواجہ عطاء المحسن)	22
۰	اخبار ختم نبوت		23

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے — سالانہ ۲۵۰ روپے — ششماہی ۱۲۵ روپے — سہ ماہی ۶۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷/۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس

35, STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9, 9HZ. U.K.
PHONE: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملک کے مقتدر رہنماؤں کا جائز مطالبہ

حکومت کو توجہ دینے کی ضرورت

گزشتہ دنوں جمیعت علمأ اسلام' جمیعت علمأ پاکستان' جماعت اسلامی کے تحت دینی جماعتوں کے اجتماعات منعقد ہوئے جس میں تین اہم مطالبات بہت شدومد سے کیے گئے :

(۱)...... قادیانیت سے متعلق آئینی ترامیم اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس عبوری آئین کا حصہ بنایا جائے۔

(۲)...... اسلامی دفعات کو فوری طور پر آئین کا حصہ بنایا جائے' جمعہ کی تعطیل بحال کی جائے اس سودی نظام سے متعلق ہائی کورٹ' سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد کیا جائے۔

(۳)...... جہادی قوتوں کو ختم کرنے کے یا ان پر قدغن لگانے کا سلسلہ بند کیا جائے اور کشمیر میں جہاد کی مکمل حمایت کی جائے۔

نواز شریف دور میں بعض ایسے غیر اسلامی اقدامات اٹھائے گئے جس کی وجہ سے اندیشہ ہونے لگا تھا کہ کہیں ملک کو سیکولر بنانے پر پوری طرح عمل نہ ہو۔ خاص کر اس کے آخری دور میں جہادی قوتوں اور دینی مدارس کے خلاف جو مذموم جدوجہد شروع کی گئی اور جس طرح طالبان اور دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ اور پھر عملی کارروائی اور فرقہ واریت کی آڑ میں سینکڑوں نوجوانوں کو بیمہابہ قتل اور علمأ کرام کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی گئی ان تمام امور نے اہل حق اور علمأ دین اور مذہبی جماعتوں کو بہت زیادہ تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔ جمیعت علمأ اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمن نے تحفظ دینی مدارس اور طالبان اور اسامہ بن لادن کے تحفظ کے لئے تحریک بھی شروع کر دی تھی' اور اس سلسلہ کا آخری جلسہ اکتوبر کے پہلے جمعہ کو کراچی میں منعقد ہوا تھا۔ جس میں واضح طور پر نواز شریف حکومت کے خلاف اعلان جنگ کیا گیا۔ ۱۲/اکتوبر کو نواز شریف کی حکومت برطرف ہوئی تو اس کی حمایت میں ایک آواز بھی نہیں اٹھی کیونکہ تمام دینی جماعتیں نواز شریف سے عاجز آچکی تھیں۔ نواز شریف کی دین دشمنی کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ اس کے دور حکومت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پر چھاپہ مارا گیا۔ بہر حال موجودہ حکومت کی جانب سے آئین کی معطلی اور سیاسی سرگرمیوں پر پابندی' اسمبلیوں اور سینیٹ کی معطلی کے باوجود تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے احتجاج نہیں کیا۔ موجودہ حکومت نے اپنی آمد کے بعد بعض ایسے اقدامات کئے جس سے قوم نے اطمینان کا سانس لیا لیکن آئین کے معطل ہونے کی وجہ سے دینی جماعتوں کی تشویش اپنی جگہ بجا ہے اس لئے پہلے ان جماعتوں نے زبانی احتجاج کیا اور اب باضابطہ عملی احتجاج کی باتیں شروع ہو گئی ہیں۔ ہم نے پہلے بھی ان سطور میں حکومت پر واضح کیا تھا کہ حکومت اور وزارت قانون کی وضاحت کے باوجود کہ آئین کی معطلی سے نہ اسلامی دفعات معطل ہوتی ہیں اور نہ ہی ختم ہوئی ہیں اور نہ ہی قادیانیت سے متعلق ترامیم معطلی کا شکار ہیں بلکہ عدالتیں اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کے بعد تو ان ترامیم کی حیثیت مضبوط ہو گئی ہے' اس کے باوجود قادیانیوں کے طرز عمل اور مستقبل کے حوالہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دینی جماعتوں کی تشویش نہ صرف بجا ہے بلکہ حکومت کو ان مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ مولانا فضل الرحمن اور مولانا شاہ احمد نورانی کی یہ بات بالکل بجا ہے کہ قادیانیت اور اسلام کے مسئلہ پر ہم کسی قسم کی سودے بازی کا مظاہرہ نہیں کر سکتے اور وہ قادیانیت سے متعلق ترامیم فوری طور پر عبوری آئین کا حصہ نہیں بنائیں تو تمام مذہبی جماعتیں مل کر تحریک چلانے سے گریز نہیں کریں گی۔ اس سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مجلس عاملہ میں یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ اگر حکومت نے یہ مطالبہ منظور نہیں کیا تو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تحت تمام مذہبی اور

سیاسی جماعتوں کا اجلاس بلا کر لائحہ عمل طے کیا جائے گا' یہی مطالبہ سرگودھا ختم نبوت کانفرنس اور لاہور ختم نبوت کانفرنس میں علماً کرام انفرادی طور پر اور قراردادوں میں اجتماعی طور پر کیا ہے' اس صورت حال کے پیش نظر ہم حکومت سے یہی کہیں گے کہ اس وقت حکومت کی پوزیشن ایسی نہیں کہ وہ کسی تحریک کا سامنا کر سکے' مسلم لیگ اور پی پی پی اپنے مفادات کے لئے حکومت کے ویسے ہی مخالف ہیں۔ علاقائی جماعتیں اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش میں پہلے ہی اتحاد کر چکی ہیں' ایک مذہبی جماعتیں ہیں جو اس وجہ سے تحریک نہیں چلا رہی کہ کہیں اس کا فائدہ مسلم لیگ یا پی پی پی کو نہ ہو اور دوبارہ یہ مسلط نہ ہو جائیں۔ تیسری طرف امریکہ اور مغربی قوتیں این جی اوز کے ذریعہ ملک میں عیسائیوں' قادیانیوں' ہندوؤں کو منظم کر رہے ہیں جس کی طرف مولانا فضل الرحمٰن نے واضح طور پر اشارہ کیا ہے۔ چوتھی طرف لادین قوتیں حکومت کے خلاف سرگرم عمل ہیں اس موقع پر مذہبی جماعتوں کا کوئی تحریک چلانا حکومت کے لئے بہت زیادہ خسارہ ہوگا۔ واجپائی حکومت کی وجہ سے سرحدات پر بھی بہت زیادہ خطرات ہیں اس لئے ہم حکومت سے یہ مطالبہ کریں گے کہ وہ فوری طور پر مذہبی جماعتوں کو اعتماد میں لے اور عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کو داخل کرے۔ جمعہ کی چھٹی بحال کرے اور سودی نظام کے خاتمے کے لئے فوری طور پر پیش رفت کرے' ہم مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں خاص کر مولانا فضل الرحمٰن' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا اعظم طارق کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حساس مسئلے کی طرف توجہ دی اور ان کو بھرپور یقین دلاتے ہیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳' ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی طرح قادیانیت کے مسئلہ کے سلسلہ میں کسی قسم کی سستی کا مظاہرہ نہ کرے گی اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم کو فعال بنا کر آئین کی معطلی کی وجہ سے ہونے والے خدشات کا بھرپور مقابلہ کرے گی انشاء اللہ حکومت سے یہ مطالبات منوا کر ہی دم لے گی۔

قادیانیوں کی جانب سے شر انگیزیاں

آئین کی معطلی یا مارشل لاء حکومت کے قیام کے دنوں میں قادیانیوں کو یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ اب ان کو آزادی مل گئی ہے اور وہ جو چاہیں کریں۔ پہلے صدر ضیاالحق مرحوم کے دور میں انہوں نے شرارتوں کا آغاز کیا' کلمہ طیبہ آویزاں کر کے مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی' مساجد کی شکلوں میں عبادت گاہیں بنانے لگے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا نذیر احمد تونسوی کوئٹہ میں مقدمہ کرایا تو ہائی کورٹ نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسلام آباد میں مولانا فضل الرحمٰن' امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مولانا عبداللہ شہید' مفتی احمد الرحمٰن اور دیگر علماً کرام کی قیادت میں کارروائی کا اعلان کیا۔ جنرل ضیاالحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے شعائر اسلام کے استعمال پر پابندی عائد کر دی تھی' قادیانیوں کو اپنی اوقات کا پتہ چلا اور یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ ختم نبوت کے پروانے مارشل لاء کے باوجود عقیدۂ ختم نبوت پر جانوں کو نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اب موجودہ حکومت کے بعد پھر قادیانیوں کو شرارت سوجھی ہے۔ لاہور کی عبادت گاہ میں مینار بنانا شروع کر دیا' بعض دوسری جگہوں پر بھی مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں' پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ آئین معطل ہو گیا' اس لئے قادیانی اب غیر مسلم نہیں رہے۔ ہم قادیانیوں پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہزار آئین ختم ہو جائیں لیکن قادیانی غیر مسلم رہیں گے اور ان کو شعائر اسلام استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ ہم حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ وہ خود ہی آئین کے تحت قادیانیوں کی شر انگیزیوں پر پابندی عائد کرے اور ان کو آئین کا پابند بنائے ورنہ مسلمان اٹھ کھڑے ہوئے تو قادیانیوں کو راہ فرار نہیں ملے گی اور پھر وہ عیسائیوں اور یہودیوں کی گود میں پناہ لینے کے لئے انگلینڈ' جرمنی' امریکہ دوڑتے پھریں گے۔ ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا نہیں چاہتے' اس لئے حکومت خود ہی قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے سے روکے' کلیدی آسامیوں سے برطرف کرے' مساجد کی شکل میں عبادت گاہ بنانے نہ دے اور مسلمانوں کو مشتعل کرنے کا سلسلہ رکوائے' اسی میں قادیانیوں اور حکومت دونوں کی بہتری ہے۔

قادیانیت کا منطقی انجام

قوم نے مسئلہ ختم نبوت کے لئے بیش بہا قربانیاں دیں'اس مسئلہ کے سلسلے میں حضرت مولانا انور شاہ کشمیری' مولانا شبیر احمد عثمانی' مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری رحمہم اللہ اور دیگر اکابرین نے ازمنہ طویل سے جو جدوجہد شروع کی تھی ۱۹۷۴ء میں بار آور ہوئی اور قادیانیت اپنے منطقی انجام کو پہنچ گئی۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی ایک یادگار تقریر ملاحظہ فرمائیں۔ .... (مدیر)

مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد

میرے محترم بزرگو' معزز ساتھیو! میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرنا فرض سمجھتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے سے الگ نہیں سمجھا۔ بلکہ آپ نے مجھے جماعت کا ہی فرد سمجھا۔ میرے لئے یہ باعث سعادت اور خوش بختی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج مسئلہ ختم نبوت جو کافی دنوں سے الجھا ہوا تھا اور قوم نے اس کے حل کے لئے جو بیش بہا قربانیاں دیں وہ آج ایک حد تک کامیاب ہو گیا ہے' اس مسئلہ کے سلسلہ میں محدث کبیر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری' مولانا شبیر احمد عثمانی' مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری رحمہم اللہ اور دوسرے اکابر نے ازمنہ طویل سے جو جدوجہد شروع کی تھی' اس وقت اگر وہ زندہ ہوتے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی خوشی اتنی ہوتی کہ ان کی خوشی کی حد تک نہ پہنچ سکتے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کی ارواح مقدسہ خوش ہوں گی اس لئے کہ ان کا مقصد زندگی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک حد تک تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔

خواب:

میں نے دوپہر کو رمضان المبارک میں خواب دیکھا کہ میں عرفات کو جا رہا ہوں اور میں احرام کی حالت میں ہوں اور شاہ جی" میرے ساتھ ہیں۔ اور جوانی کی حالت میں ان کا جسم مبارک ہشاش بشاش تھا وہ نہایت خوش ہو رہے تھے تو میں نے خواب میں شاہ جی" کو دیکھ کر محسوس کیا کہ یہ شخص ابھی جوان ہے ایسا ہے جیسا پہلے تھا تو میں نے تعبیر یہ سمجھی کہ جیسے شاہ جی" کا تعلق ہمارے ساتھ پہلے تھا اب بھی ویسے ہے میں مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے کارکنوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس مقصد کے لئے امت مسلمہ کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی اور تمام سیاسی و دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا اور اس تحریک میں روح ڈالی' جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے تو قوم نے آواز اٹھائی اور حکومت کو مجبور کیا کہ اس کے لئے وہ کوئی مثبت قدم اٹھائے چنانچہ اسمبلی میں قرارداد پیش ہوئی اور اس پر پوری اسمبلی کو بحث کرنے کے لئے کمیٹی کی تشکیل دے دی گئی۔ کمیٹی نے یہی فیصلہ کیا کہ مرزائیوں کی دونوں جماعتیں خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی ان کو اسمبلی میں بلایا جائے اور ان کا موقف سنا جائے تاکہ کل اگر ان کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے تو وہ دنیا میں اور بیرونی ممالک میں یہ نہ کہیں کہ ہمیں بلائے بغیر اور موقف سننے کے بغیر ہمارے خلاف فیصلہ کر دیا گیا ہے' بطور اتمام حجت کے ان کا موقف سننا ہمارے لئے ضروری تھا اس لئے ان کو بلایا گیا' جب انہوں نے اپنے بیانات پڑھے تو تیرہ دن ان پر بحث ہوئی گیارہ دن مرزا ناصر اور دو دن صدر دین لاہوری پر جرح ہوئی' اس میں شبہ نہیں کہ جب انہوں نے اپنا بیان پڑھا تو مسلمانوں کے باہمی اختلاف سے فائدہ اٹھایا اور ثابت کیا کہ فلاں فرقے نے فلاں فرقے پر کفر کا فتویٰ دیا فلاں نے فلاں کی تکفیر کی ہے' مسلمانوں کے باہمی اختلاف کو لے کر اسمبلیوں کے ممبران کے دل میں یہ بات بٹھا دی کہ مولویوں کا کام ہی صرف یہ ہے کہ وہ کفر کے فتویٰ دیتے رہتے ہیں۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو کہ صرف قادیانیوں کے متعلق ہو یہ انہیں تاثر دیا۔ اس میں شبہ نہیں کہ ممبران اسمبلی کا ذہن بھی متاثر ہو چکا تھا اور ہمارے ارکان اسمبلی دینی مزاج سے بھی واقف نہیں تھے اور خصوصاً جب اسمبلی ہال میں مرزا ناصر آیا تو قمیض پہنی ہوئی تھی اور شلوار و شیروانی میں ملبوس اور بڑی پگڑی باندھی

ہوئی تھی اور طرہ لگائے ہوئے تھا اور سفید داڑھی تھی تو ممبروں نے کہا کیا یہ شکل کافروں کی ہے ؟ اور جب وہ بیان پڑھتا تھا تو قرآن مجید کی آیتیں پڑھتا تھا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتا تھا تو درود شریف بھی پڑھتا تھا تو ہمارے ممبر مجھے گھور گھور کر دیکھتے تھے کہ یہ قرآن اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ درود بھی پڑھتا ہے اور تم اسے کافر کہتے ہو۔ اور دشمن رسولؐ کہتے ہو اور ہر طرح کے پروپیگنڈے کے لحاظ سے یہ بات ہو رہی تھی کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے وہ مسلمان ہے تو جب وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تمہیں کیا حق ہے کہ تم ان کو کافر کہو تو ہم اللہ تعالیٰ سے دست بہ دعا تھے کہ اے مقلب القلوب ان کے دلوں کو پھیر دے اگر تو نے ہی ہماری امداد نہ فرمائی تو یہ مسئلہ قیامت تک اسی مرحلہ میں رہ جائے گا اور حل نہیں ہوگا' حتیٰ کہ میں اتنا پریشان تھا کہ بعض اوقات مجھے رات کے تین چار بجے تک نیند نہ آتی تھی' جب ان کے بیانات کے فوراً بعد جرح ہوئی تو وہ جرح میں ایسی باتیں کر گئے ممبران کے ذہن فوری طور پر مشتعل ہو گئے۔ مثلاً ہم نے ان سے پوچھا کہ تم مرزا کو کیا کہتے ہو ؟ انہوں نے کہا امتی نبی۔ ہم نے کہا کہ امتی نبی کیا ہوتا ہے ؟ انہوں نے کہا کہ جو کامل اتباع سے نبوت کا مقصد حاصل کرے وہ امتی نبی ہے۔ ہم نے کہا کوئی اور بھی امتی نبی ہوا ہے ؟ کہا کہ نہیں ہم نے کہا کہ تیرہ سو سال قبل کوئی ہوا ؟ کہا نہیں۔ چونکہ ہمارے ساتھی اکثر سنی تھے تو ہم نے ان کو تاثر دینے کے لئے ان سے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے یہ مقام حاصل کیا ؟ تو کہا نہیں' اور بعض ممبران اسمبلی شیعہ تھے تو ان کے تاثر کے لئے میں نے مرزا سے پوچھا اس مقام کو حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے حاصل کیا ؟ تو انہوں نے کہا نہیں' گویا یہ مقام ایک ہی شخص کو ملا ہے۔ ہم نے کہا کہ مرزا کے بعد ستر سال میں کوئی امتی نبی آیا ؟ تو کہا نہیں۔ کیا قیامت تک کوئی آئے گا ؟ کہا نہیں ہم نے کہا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ لوگ مرزا کو خلفاء راشدین اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے افضل سمجھتے ہیں۔ تو ہم نے مرزائیوں کے قائد سے کہا کہ اس کے معنی تو یہ ہیں کہ آپ مرزا کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں ؟ فرق یہ ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ (اور مانتے بھی ہیں) آپ مرزا کو خاتم النبیین سمجھتے ہو مگر ختم نبوت کے قائل تم بھی ہو تو وہ اس سے بوکھلا گئے اور کہنے لگے کہ وہ کچھ نہیں (یعنی مرزا قادیانی) تو ہم نے کہا کہ آخر وہ کچھ تھے تو سہی انہوں نے بار بار کہا کہ وہ کچھ نہیں تھے' بلکہ وہ کامل اتباع سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں فنا تھے اور ان تمام اوصاف حضور اکرمؐ والے اوصاف تھے تو ہمارے ممبر اگرچہ بے عمل تھے مگر بحیثیت مسلمان ہونے کے یہ بات تو برداشت نہیں کر سکتے تھے' ہم نے سوال کیا کہ مرزا جو کچھ کہتا ہے وہ وحی الٰہی ہے ؟ اور حقیقت ہے انہوں نے کہا ہاں وہ وحی الٰہی ہے۔ چونکہ ان کو معلوم تھا کہ ان کے پاس حوالے ہیں' جس میں مرزا نے اپنی بات کو وحی کہا ہے ہم نے ان کتابوں سے یہ حوالہ دیا کہ مرزا کہتا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لاتا چاہے اس نے مجھے نہ دیکھا ہو اور نہ میرا نام سنا ہو تو وہ کافر ہے۔ ہم نے کہا کیا یہ درست ہے ؟ انہوں نے کہا ہاں یہ صحیح ہے اس میں غلطی کا کوئی احتمال نہیں۔ تو ممبران اسمبلی سمجھے یہ تو ہمیں کافر کہتے ہیں۔ اور ہم ان کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں ممبروں کا ذہن بدلا اور وہ ان کے خلاف ہو گئے۔ کیوں کہ وہ مرزا پر ایمان تو نہیں لائے تھے (یہاں سامعین قہقہے لگانے لگے) تو انہوں نے سمجھا کہ اگر ہم ان کو ووٹ دیں گے تو گویا اپنے کفر پر ووٹ دیں گے تو الحمد للہ ! یہ مسئلہ حل ہو گیا اور دستور میں ترمیم کرنی پڑی۔ یہاں چار ترمیمیں ہوئیں پہلی ترمیم میں ہم نے واک آؤٹ کیا' دوسری ترمیم میں ختم نبوت کے بارے میں تھی اس کو اتفاق رائے سے پاس کیا' تیسری سے اختلاف کیا اور چوتھی میں ہمیں باہر نکال دیا گیا۔ دوسری ترمیم جو مسئلہ ختم نبوت کے متعلق تھی اس میں عجب باتیں ہیں کہ اب فیصلہ کریں۔ ہم نے کہا دو ترمیمیں کرو نمبر ۱ مسلم کی تعریف تو ہو چکی ہے اب غیر مسلم کی تعریف کرو یعنی جو عقیدۂ ختم نبوت کے انکار سے کافر ہوتے ہیں۔ اس کی تعریف کرو کہ وہ کون ہیں ؟ تو ہم نے اس کے بارے میں فارمولا تیار کیا کہ جو شخص اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اور جو یہ دعویٰ کرے کوئی اور نبی بن سکتا ہے وہ بھی کافر جو ان کو نبی یا پیشوا تسلیم کرے وہ بھی کافر ہے۔

وما علینا الا البلاغ

قادیانی معمہ

مرزا کے کلام میں تناقضات

(۱)...... "مسیح کے لئے ہمارے سید و مولا نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔"

(توضیح مرام ص ۹/۱۰)

"وہ ابن مریم جو آنے والا ہے کوئی نبی نہیں ہوگا۔" (ازالہ اوہام ص ۱۲۰)

"جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ چلتا ہے اس کا انہی حدیثوں سے پتہ دیا گیا ہے کہ وہ نبی نہیں ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۹)

(۲)...... ایک غلطی کا ازالہ مورخہ ۵/نومبر ۱۹۰۱ء میں حوالہ براہین احمدیہ لکھتے ہیں کہ:

"خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا۔"

ازالہ اوہام ص ۶۷۳ پر لکھتے ہیں:

"اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس مثیل (یعنی مثیل مسیح) ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنی کی رو سے ایک ہی ہیں...... آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے، بھیجا گیا۔"

"اس جگہ اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر پایا"

(۳)...... "مسیح کو صلیب پر تین گھنٹے گزرے تھے۔" (ازالہ ص ۳۹)

"صرف دو گھنٹے" (ازالہ ص ۳۴۳)

"صرف چند منٹ گزرے تھے۔" (ازالہ ص ۳۸۰)

(۴)...... "حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے۔"

حضرت مولانا ظہور احمد بگویؒ

(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸)

"ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۸ حاشیہ)

(۵)...... "سچ صرف اس قدر ہے کہ یسوع مسیح نے بھی بعض معجزات دکھلائے جیسا کہ نبی دکھلاتے ہیں۔"

(ریویو ماہ ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۳۴۲)

"مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷)

(۶)...... "میرا یہ دعویٰ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۹۵)

"اس عاجز نے جو مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے، جس کو کم فہم مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔" (ازالہ اوہام ص ۱۹۵)

(۷)...... "مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں آگئے ہیں۔" (ازالہ ص ۶۲۳)

"حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا کفر ہے۔"

(ضمیمہ براہین حصہ ۵ ص ۱۹۲)

(۸)...... "وید گمراہی سے بھرا ہوا ہے۔" (البشریٰ جلد ۱ ص ۵۰)

"ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔" (پیغام صلح ص ۱۱)

(۹)...... "حضرت موسیٰ کے اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔"

(الحکم ۲۴/نومبر ۱۹۰۲ء)

"بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۹۷ حاشیہ)

(۱۰)...... "خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز نہیں بدل سکتا۔" (کرامات الصادقین ص ۹۷ حاشیہ)

"خدا اپنے خاص بندوں کے لئے قانون بھی بدل دیتا ہے۔" (چشمہ معرفت ص ۹۶)

(۱۱)...... "خدا تعالیٰ اپنے اذن و ارادہ سے کسی شخص کو موت و حیات اور ضرر و نفع کا مالک نہیں بناتا۔" (ازالہ ص ۳۱۵ حاشیہ)

باقی صفحہ ۱۸ پر

گزشتہ سے پیوستہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی

مرزا کیا تھا؟

بقول مرزا:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں

(درثمین اردو ص ۸۸ از قلم مرزا غلام احمد قادیانی' درثمین اردو مناجات اور تبلیغ حق ص ۱۲۵)

قارئین کرام! مرزا کے قلم سے مرزا کی وہ باتیں ہم نے من و عن آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں اب عبارات کا مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ آپ خود فرمائیں کہ مرزا مرد تھا یا عورت؟ جن تھا یا انسان؟ نیک تھا یا شیطان؟ مرتد تھا یا مسلمان؟ دانا تھا یا بالکل نادان؟ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی

ترتیبی دعاوی:

۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۸ء اس دور میں مرزا صاحب ایک مبلغ اور غیر مسلموں (بالخصوص عیسائی اور آریہ) کے مقابلہ میں مناظر کی حیثیت سے مسلمانوں میں متعارف تھے' لیکن ۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۸ء کے درمیانی عرصہ میں ان کی تحریروں میں مختلف مخفی دعاوی پڑھ دیکھ کر مسلمان کھٹکتے تھے مگر مرزا صاحب اپنے اقوال و دعاوی کی مختلف تاویلات و توجیہات کے ذریعے جہاں عامۃ المسلمین کو مطمئن کرنے کی سعی ناتمام کرتے تھے' ساتھ ہی ساتھ مزید نہ کرنے والے دعوے بانگ دہل بلا لومۃ لائم کرتے رہے۔

"دسمبر ۱۸۸۸ء میں انہوں نے بیعت کے لئے اشتہار دیا اور ۱۸۸۹ء کے آغاز سے بیعت لینی شروع کی' اس وقت انہوں نے "مجدد وقت" اور "مامور من اللہ" ہونے کا دعویٰ کیا اور مسیح علیہ السلام سے اس بنا پر اپنی مماثلت ظاہر کی کہ جس فروتنی اور مسکینی کی حالت میں وہ تھے اسی حالت میں مرزا صاحب بھی دعوت و تبلیغ کا کام کر رہے ہیں' اس زمانہ میں عام مسلمان مرزا صاحب کے متعلق اچھے خیالات رکھتے تھے' البتہ یہ دیکھ کر کھٹکتے تھے کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو تمام اولیائے امت سے افضل کہتے ہیں۔" (سیرت المہدی از مرزا بشیر احمد قادیانی ص ۱۳' ۳۱' ۸۹ حصہ اول تبلیغ رسالت ص ۱۱تا۱۵)

قاری محمد افضل باجوہ

"۱۸۹۰ء تک مرزا صاحب نے اگرچہ بلند و بالا مناصب مثلاً مجدد' مامور من اللہ' حکم و امام الزماں وغیرہ ہم کے دعاوی کئے مگر سن بلوغ تا ۱۸۹۰ء حیات مسیح کے قائل تھے جبکہ ۱۸۹۱ء میں انہوں نے مسیح علیہ السلام کی موت کا اعلان اور خود مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا جس سے مسلمانوں میں کھلبلی مچ گئی۔" (سیرت المہدی ص ۳۱۔ ۹۸ از بشیر احمد)

جیسا کہ خود مرزا صاحب کے قول و قلم سے بھی ثابت ہے: "پھر میں تقریباً بارہ برس تک' جو کہ ایک زمانہ دراز ہے' بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین یعنی (براہین احمدیہ) میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے رسمی عقیدے پر جما رہا' جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آیا کہ میرے اوپر اصل حقیقت کھول دی جائے' تب تواتر سے اس بارے میں الہامات شروع ہوئے کہ تو مسیح موعود ہے۔" (اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص ۷)

ذیل میں مثل سابق مرزا صاحب کا دوسرا اقتباس پیش کیا جاتا ہے:

"اگرچہ خدا نے "براہین احمدیہ" میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی' مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے' اس لئے میں نے خدا کی وحی کے ظاہر پر عمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو "براہین احمدیہ" میں شائع کیا لیکن بعد اس کے اس بارے میں بارش کی طرح وحی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا ہے تو ہی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

قارئین حضرات! اقتباس بالا پر غور کیجئے

مسلمانان عالم اسلام کا از روئے قرآن و حدیث مبارکہ یہی عقیدہ صحیحہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت کے لئے آسمان پر ان کا رفع فرمایا ہے' جب اللہ تعالیٰ چاہے گا آسمان پر سے نازل ہوں گے' فرقہ ضالہ "قادیانی" کے بانی مرزا غلام احمد بھی بارہ سال تک رفع و حیات مسیح کے قائل تھے' ہوائے نفس و انگریز کے مشورہ سے بذریعہ تاویلات و تحریفات ۱۸۹۱ء میں از خود مسیح موعود ہونے کا اعلان کر دیا (العیاذ باللہ تعالیٰ) مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۸۸۰ء سے لے کر ۱۸۹۹ء تک بے شمار دعاوی مثلاً ولایت' مجددیت' محدثیت' حکمیت' ماموریت من اللہ' مثل مسیح' مہدی معہود' مسیح موعود' کئے مگر عقیدہ ختم نبوت کے نہ صرف قائل تھا بلکہ اس عقیدہ مبارکہ کے منکر کو کافر و مرتد اور خارج از اسلام سمجھتا تھا' لہٰذا ہم مرزا صاحب کی تحریرات کی روشنی میں ہی اس کے دور حیات کو (نبوت کے جھوٹے دعوے کے لحاظ سے) تین مختلف ادوار پر تقسیم کر کے اس کے عقائد و دعاوی کا جائزہ لیتے ہیں۔

پہلا دور...... ابتدائی اعلان :

(۱)...... "میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے' ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔" (اعلان مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت ص ۲۰ جلد دوم اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی)

نبی اور رسول کی تعریف :

(۱)...... "اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا پھر بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کر دیتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔" (خط مسیح موعود ۷ اگست)

(۲)...... "ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہلسنت و جماعت کا ہے' اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (مرزا غلام احمد قادیانی تحریری بیان بتاریخ ۲۳/ اکتوبر ۱۸۹۱ء جامع مسجد دہلی مندرجہ تبلیغ رسالت ص ۴۴ جلد دوم)

مذکورہ بالا ذیل کے اقتباسات سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی پہلے یہی عقیدہ تھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر طرح کی نبوت منقطع ہے۔

(۳)...... "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے قائل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔" (اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۱۴ھ مندرجہ تبلیغ رسالت ص ۲)

(۴)...... "قرآن کریم کے بعد خاتم النبیین کسی رسول کا آنا جائز نہیں خواہ وہ نیا ہو یا پرانا' کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبریل ملتا ہے اور اب نزول جبریل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔" (ازالہ اوہام ص ۷۶۱' مرزا غلام احمد قادیانی)

(۵)...... "کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم و صاحب فضل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بغیر کسی استثناء کے "خاتم النبیین" رکھا اور ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طلب کے لئے اس کی تفسیر اپنے قول "لا نبی بعدی" میں واضح طور پر فرمادی اور اگر ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو گویا ہم باب وحی بند ہو جانے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے اور یہ صحیح نہیں ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر ظاہر ہے اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کیونکر آسکتا ہے۔ درآں حالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ فرمادیا۔" (حمامۃ البشریٰ ص ۳۴_۸۱ از مرزا صاحب)

(۶)...... "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث "لا نبی بعدی" ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا ہر لفظ قطعی ہے اپنی آیت "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" سے اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

نبوت ختم ہو چکی ہے۔" (کتاب البریہ ص ۱۸۴ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اب جبریل کا آنا ہمیشہ کے لئے بند ہے:

(۷)..... "ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ کیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبریل بعد وفات رسول اللہ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے اور یہ تمام باتیں صحیح اور سچ ہیں تو پھر کوئی حیثیت رسالت ہمارے نبی صلعم کے بعد ہرگز نہیں آسکتا۔" (ازالہ اوہام ص ۵۷۷ از مرزا صاحب)

(۸)..... "اور ظاہر ہے یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبریل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن شریف سے توارد رکھتی ہے پیدا ہو جائے اور مستلزم محال ہو وہ محال ہوتا ہے فتدبر۔" (ازالہ اوہام ص ۵۸۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

(۹)..... "اور اللہ کے شایان شان نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور نہ یہ شایان شان ہے کہ سلسلہ نبوت کو دوبارہ از سر نو شروع کر دے اس لئے کہ اسے قطع کر چکا ہو اور بعض احکام قرآن کریم کے منسوخ کر دیئے اور ان پر بڑھا دے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۷۷ از غلام احمد قادیانی)

(۱۰)..... "اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔" (خط مسیح موعود ۱۷/اگست ۱۸۹۱ء مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۵)

(۱۱)..... رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ نبی دینی علوم کو بذریعہ جبریل حاصل کرے اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۶۱۴ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

"اور مجھے کیا جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جا ملوں" (حمامۃ البشریٰ ص ۹۴ از مرزا غلام احمد قادیانی از مباحثہ راولپنڈی ص ۱۴۷)

(۱۳)..... مرزا غلام احمد قادیانی صاحب لکھتے ہیں:

"پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی بھی نہیں آسکتا کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور کوئی قرآن کو اس کی تکمیل کے بعد منسوخ نہیں کر سکتا۔" (حمامۃ البشریٰ از مرزا غلام احمد قادیانی ص ۶۷ حاشیہ)

دشمن قرآن نہ ہو:

(۱۴)..... "اے مسلمان کی ذریت کہلوانے والو! دشمن قرآن نہ ہو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ رکھو اور اس خدا کی شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔" (آسمانی فیصلہ ص ۲۰)

(۱۵)..... "قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تعریف کرنا یہ شرارت ہے نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تعریف موجود ہے اور حدیث: "لا نبی بعدی" میں بھی نفی عام ہے، پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔" (ایام الصلح ص ۱۵۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

دعوائے نبوت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ:

"اے میرے بھائی تو یہ خیال نہ کر کہ میں نے کوئی ایسی بات کی ہے جس میں دعویٰ نبوت کی بو بھی پائی جاتی ہو جیسا کہ میرے ایمان اور میری عزت پر حملہ کرنے والوں نے سمجھا ہے لیکن جب کبھی میں نے یہ کلمہ کہا ہے تو وہ معارف اور دقائق قرآنیہ کو بیان کرنے کے لئے کہا ہے اور اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا۔" (حمامۃ البشریٰ ص ۲۹۴)

حضور اکرمؐ کے بعد کوئی نبی نہیں:

(۱۷)..... "نہ مجھے نبوت و خروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائک اور نہ لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا قائل ہوں اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور حضور کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا اور قرآن کا ایک شوشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔" (آسمانی نشان ص ۲۸)

دوسرا دور..... کنایتاً و صریحاً دعویٰ

نبوت و رسالت:

نبی کی تعریف میں تبدیلی:

"یہ تمام بد قسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کیا گیا' نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو' شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری کہ صاحب تشریع رسول تبع نہ ہو۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۳۸ مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۱)

"خدا کی طرف سے ایک کلام پا کر جو غیب پر مشتمل ہو' زبردست پیشگوئیاں ہوں' مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کی رو سے نبی کہلاتا ہے۔" (تقریر حجۃ اللہ ص ۲)

غیر شریعی نبی:

نبی کے لفظ سے اس زمانہ کے لئے صرف یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدید دین کے لئے مامور ہو' یہ نہیں کہ کوئی دوسری شریعت لاوے' کیونکہ شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔" (تجلیات الٰہیہ ص ۲۶ حاشیہ از مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۲ اصطلاحی نبی اخبار الحکم مئی ۱۹۰۸ء مباحثہ راولپنڈی ص ۱۲۱)

قانون شکن کون؟

تم بغیر رسولوں اور نبیوں کے ذریعہ وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو' لہٰذا ضروری ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ' اب تم کیا خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرو گے' اور اس کے قدیم قانون کو توڑ دو گے؟" (لیکچر سیالکوٹ ص ۳۴' مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"دبے دبے لفظوں سے دعوائے نبوت اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی' وہی مسیح موعود کہلائے گا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۴)

امتی و نبی کس پہلو سے؟

"خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی اور ایک پہلو سے وہ نبی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۹۶ حاشیہ مباحثہ راولپنڈی)

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیا' ابدال' اقطاب اس امت سے گزر چکے ہیں' ان کو حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا' پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں' اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱ مباحثہ راولپنڈی)

محمد بھی ہوں احمد بھی ہوں:

"اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس نام محمد اور احمد میں مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴ از غلام احمد قادیانی' مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۶)

نبی کی تعریف ہم پر صادق آتی ہے:

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے' پس ہم نبی ہیں۔"

امتی بھی ہوں نبی بھی ہوں:

"اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۸ حاشیہ' مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۳)

مثل انبیاء و رسل:

"سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی۔" (حقیقۃ الوحی ص ۶۲)

خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح:

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے؟ وہ نبی اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہیں اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے اوپر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹' ۱۵۰ مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۵)

نزول وحی کا دعویٰ:

"میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی و بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو اسی لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔" (مباحثہ راولپنڈی ص ۱۲۲ تجلیات الٰہیہ ص ۲۶)

(باقی آئندہ)

ذکری فرقے کا شکوۂ تکفیر اور جوابِ شکوہ

زندگی لاہور ۳۰ / فروری کی اشاعت میں بعنوان "کھوج" ایک ذکری ازہر منیر اپنے فرقے کی تکفیر پر شکوہ کرتے ہوئے اور اپنے باطل مذہب کو حق ثابت کرنے کے لئے بڑی مہارت سے ناکام کوشش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ذکری ایک صوفی بزرگ سید محمد جونپوری کے پیروکار ہیں' سید محمد جونپوری ۱۴۴۳ھ میں جونپور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔" (زندگی ص ۴۳)

کیا ذکری سید محمد جونپوری کے پیروکار ہیں؟

ذکری فرقے کے مؤلف کے ایم عرانی بلوچ اپنی تصنیف "نور ہدایت" میں لکھتے ہیں:

"سید محمد جونپوری کا ذکری پنج میں آنا کسی طرح ثابت نہیں ہے تو اس لحاظ سے ثابت ہو جاتا ہے کہ ذکری اور مہدوی ایک نہیں بلکہ جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں۔" (نور ہدایت ص ۶۵ طبع اول ۱۹۸۶ء)

"پس ان حوالہ جات سے ثابت ہے کہ ذکری اور مہدوی علیحدہ وجود رکھتے ہیں..... لہٰذا ذکری اور مہدوی فرقے کو ایک قرار دینا حقیقت پر پردہ ڈالنے کے سوا کچھ نہیں۔" (ایضاً ص ۷۰)

لطیفہ: موصوف کا یہ دعویٰ کہ وہ سید محمد جونپوری کے پیروکار ہیں جھوٹ کا پلندہ ہے' کیونکہ وہ ملا محمد اٹکی کے پیروکار ہیں' جس کی پیدائش کے بارے میں ان کی کتابوں میں درج ہے:

"آپ شب دوشنبہ بوقت بام قطب شہر سے طرف زمین بصورت انسانی و لباس فقیری اٹک (پنجاب) کے پہاڑی علاقہ میں ایک اونچی پہاڑی پر ۹۴۴ھ میں قدم مبارک رکھ کر آشکارا ہوئے۔ (ذکری کون ہے؟ ص ۱۳)

نیا انکشاف:

موصوف نے سید محمد جونپوری کی صفات کا

ابو حذیفہ حنفی سربازی بلوچ

جامہ ملا محمد اٹکی کو پہنانے کی کوشش میں بڑی چالاکی سے کروٹ بدلی' مولانا آزادؒ وغیرہ کے اقوال کو اپنے ملا محمد اٹکی پر فٹ کرنے کی ناکام کوشش کی۔ عرانی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"محمد جونپوری کی ولادت ۸۴۷ھ میں ہوئی تھی اور وفات ۹۱۰ھ میں جبکہ ذکری تحریرات کے مطابق محمد مہدی اٹکی کا ظہور ۹۷۷ھ میں ہوا اور غیبت ۱۰۲۹ھ میں تو اس دوران ایک سو تیس برس کا فرق واضح طور پر موجود ہے۔" (نور ہدایت ص ۶۸)

ملا محمد اٹکی کون تھا؟

مقامی روایت کے مطابق سید محمد جونپوری کی وفات کے بعد ان کے مریدان منتشر ہو گئے' انہیں مریدوں میں سے ایک شخص ملا محمد اٹک پنجاب کا رہنے والا گھومتا پھرتا "سرباز" جا نکلا' جو اس وقت ایرانی بلوچستان کے علاقے میں شامل ہے۔" (ذکری دین کی حقیقت ص ۸)

موصوف نے فرمایا:

"جہاں تک سید محمد جونپوری اور ان کے ساتھیوں کی تکفیر کا معاملہ ہے تو مولانا آزادؒ کے مطابق اس کی وجہ سید صاحب کی حق پرستی ہے جو علماسوء و مشائخ کو گراں گزری۔"

(زندگی ۳۰ / جنوری ص ۴۶)

جواباً عرض ہے کہ:

(۱) ..... مولانا آزادؒ کی بات سید محمد جونپوری اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں تھی' نہ کہ ملا محمد اٹکی کے بارے میں۔

(۲) ..... مولانا آزادؒ کی بات سے اگر واقعی اس قدر اتفاق ہے کہ حرف آخر لگتی ہے تو آپ بھی مولانا آزادؒ کے مسلک اہل سنت والجماعت کو قبول فرمائیں۔

(۳) ..... تکفیر میں آپ نے امام غزالیؒ وغیرہ کی احتیاط کو نقل فرمایا مگر اپنے اکابر علما کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیا فرماتے ہیں:

"محمد مہدی کو جھوٹا کہنے والا اس کی نبوت و مہدیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔" (قلمی نسخہ شیخ محمد قصر قندی ص ۱۰۱)

ہر وہ عقیدہ جو قرآن و حدیث سے ٹکرائے

یقیناً کفر ہے۔ ہمارے علماً تکفیر اس میں سخت احتیاط فرماتے ہیں۔

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں:

"کسی کی بات کے تین رخ کفر کی طرف مائل ہیں اور ایک رخ اسلام کی طرف تو مفتی کو چاہئے کہ اس پہلو کو لے جو اسلام کی طرف مائل ہے' مسلمان سے حسن ظن رکھتے ہوئے۔" (شرح فقہ اکبر)

اسی طرح آپ کے عقائد میں کئی چیزیں ہیں جو کہ باعث تکفیر ہیں جیسا کہ:

انکار ختم نبوت:

"محمد مہدی کو جھوٹا کہنے والا اور اس کی نبوت و مہدیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔" (قلمی نسخہ شئے محمد قصر قندی ص ۱۰۵۸)

انکار نماز:

"نماز منسوخ ہو چکی' اس کا قائم مقام ذکر ہے۔" (نسخہ کمالاں)

انکار روزہ:

"ہر رمضان کے روزے منسوخ ہو چکے ہیں اور اس کا قائم مقام ذی الحجہ کے وہ روزے جو ابتدائی دس دن ہیں' ضروری ہیں۔" (میں ذکری ہوں ص ۷' ۳' ۴۲)

زکوٰۃ میں تحریف:

"زکوٰۃ چالیسویں حصہ کے بجائے دسواں حصہ مقرر ہے۔" (میں ذکری ہوں ص ۷)

تکذیب انبیاً علیہم السلام

"ہر پیغمبر کے لئے ضروری ہے کہ مہدی پر ایمان لائے' موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اگر تو مہدی پر ایمان نہ لائے تو آتش دوزخ میں جلاؤں گا۔" (قلمی نسخہ شئے محمد ص ۱۰۱'۹۹)

تحریف قرآن:

"ما کان محمد الخ سے مراد محمد مہدی ہے۔" (معراج نامہ نسخہ کمالات)

نسخ شریعت محمدی ﷺ:

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے' محمد مہدی کا ظہور ہو چکا ہے' اب اس کی شریعت رائج ہو گی۔" (قلمی نسخہ شئے محمد ص ۱۵۳)

آپ کا فرمان کہ:

جہاں دن بھر میں پانچ وقت کی نماز کا تعلق ہے تو اس معاملے میں آغاخانی سنی حضرات سے اسی قدر مختلف ہیں' جس قدر ذکری۔" (زندگی ص ۴۵)

جواباً عرض ہے کہ آغاخانیوں کے بارے میں شاید آپ نے اہل سنت کا فتویٰ نہیں پڑھا ہوگا۔ دوسری بات یہ کہ پہلے یہ دیکھا جائے کہ ذکری حضرات نماز کے بارے میں کیا فرماتے ہیں:

☆...... "تمت تمام شد روئے نمازی سیاہ شد' یعنی بات ختم ہو گئی نمازی (ذکری) کا منہ کالا ہو گیا۔" (نسخہ کمالاں کا اختتام)

☆...... "ہر کسے کہ نماز جمعہ و عید میگزارد کافر است ولاکن نماز پنجگانہ ناروا است خطاً فاحش است' یعنی جو نماز جمعہ و عید پڑھیں وہ کافر ہے' لیکن جو پانچ وقت کی نماز پڑھے تو ناجائز اور بڑی غلطی ہے۔" (مہدی نامہ نسخہ کمالاں ص ۱۲۱)

ذکری کلمہ:

"لا الہ اللہ نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین۔" (ذکر توحید ص ۷'۱۶۱'۹)

"لا الہ اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ۔" (ہر ذکر خانے اور کوہ مراد کے پتھر پر یہی درج ہے)

ذکری حج:

"روز عید بود کہ بر نمازیاں حج فرض شد و بر ذکریاں ذکر فرض آمد' یعنی عید کے دن نمازیوں پر حج فرض ہو گیا اور ذکریوں پر ذکر فرض ہو گیا۔" (قلمی نسخہ محمد قصر قندی ص ۱۳۴)

"نماز کی جگہ ذکر کو فرض قرار دیتے ہیں اور سمت کعبہ کی طرف کے قائل نہیں' روزے رکھتے ہیں مگر رمضان کے روزے ضروری نہیں' زکوٰۃ کی جگہ عشر ادا کرتے ہیں' حج کے لئے نہیں جاتے۔" (مہدی تحریک ص ۵ مطبوعہ شداد پور ۱۹۵۵ء)

آخر میں اس حدیث پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر اختتام کرتا ہوں:

"ما قل وکفی خیر مما کثر والہی۔" (مشکوٰۃ)

"جو تھوڑا اور کافی ہے اس زیادہ سے بہتر ہے جو غافل کرے۔"

نوٹ: اگر کوئی منصف مزاج شخص دلیل حق سے اس مضمون کی کسی غلطی کی نشاندہی کرے تو حق کو ماننے میں انشاء اللہ کسی قسم کا تردد نہ ہوگا۔

تنبیہ: ذکری حضرات سے گزارش ہے کہ یا تو مذکورہ تمام عقائد سے برأت کا اعلان کریں یا پھر اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے باز رہیں۔

معروف ہندو ادیبہ

کملا داس (ثریا) کا قبول اسلام

قاضی کاشف نیاز

اسلام کی حقانیت کا ایک اور اعلان......صنم کدہ ہند میں ایک اور نعرہ تکبیر کی گونج......شرک و ظلم اور جہالت کے ایوانوں پر ایک نئی کاری ضرب......حوا کی ایک بیٹی کا جھوٹے معبودوں کی دیوداسی بننے سے ہانگ دہل انکار ...... اور کملا داس سے ثریا بننے کا اعلان...... جی ہاں! اب وہ ذلت اور توہم پرستی کی زنجیروں میں جکڑنے والے پنڈتوں اور عزت کے لٹیرے پروہتوں کی دیوداسی' خادمہ اور غلام نہیں رہے گی۔ اب وہ اسلام میں آکر خادمہ سے ثریا بن گئی ہے اور اوج ثریا تک پہنچ گئی ہے۔

کملا داس عرف مادھوری کٹی دو ے ۲ سال سے اسلام کا گہرا مطالعہ کر رہی تھی۔ اس کا شوہر مادھوداس ریزرو بینک آف انڈیا کا گورنر تھا...... ہندو دھرم اور ہندو معاشرے کے غیر انسانی اور دقیانوسی رویئے سے وہ پہلے ہی بے زار تھی' لیکن جب وہ بیوہ ہوئی تو اس دھرم اور اس کے ماننے والوں کے چہروں سے جیسے ایک ایک کر کے سارے نقاب اتر گئے۔ وہ کئی اردو کتابوں کی مصنفہ اور نامور ادیبہ تھی' انگریزی میں لکھی ہوئی کتابوں پر اسے متعدد ایوارڈ بھی ملے تھے۔ اس کی پینٹنگز کا تو پورے ملک میں شہرہ تھا' لیکن اس کے باوجود اس کی ہندو معاشرے میں کیا عزت تھی؟ وہ خود بتاتی ہے کہ:

"ایک بیوہ کی حیثیت سے اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا گیا' یہاں تک کہ اس کے آبائی گاؤں میں بھی لوگوں نے اسے ذلیل کیا' جس کے بعد اسے احساس ہوا کہ عورت کو سب سے زیادہ تحفظ اسلام نے ہی دیا ہے اور اس وقت اسے تحفظ کی ضرورت ہے۔"

وہ بڑے جذباتی انداز میں کہتی ہے:

"میں ہندوؤں کی طرح چتا میں جلنا نہیں چاہتی' میں ایک بیوی ہوں' میرے بچے میرے ساتھ نہیں' میں محبت کرنا چاہتی ہوں اور محبت چاہتی ہوں' اسلام محبت دینے والا مذہب ہے' اس لئے میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔"

وہ کملا داس جسے بچپن ہی میں اس کی دادی نے بتا دیا تھا کہ تمہاری شادی (ہندوؤں کے معبود) کرشنا سے کر دی گئی ہے' یعنی اب اس نے اس جھوٹے معبود کی دیوداسی' باندی اور کنیز بن کر زندگی گزارنی ہے لیکن اتفاق سے وہ کچھ پڑھ لکھ گئی اور اس کی ایک معقول گھرانے میں شادی بھی ہو گئی...... وہ سمجھتی تھی کہ شاید اب معاشرے میں اس کا کچھ مقام بن گیا ہے...... اب عزت اور تحفظ سے اسے نوازا جائے گا...... لیکن یہ اس کی بھول تھی' اسے اگر عزت اور تحفظ نامی کوئی چیز کسی حد تک ملی بھی تو صرف شوہر کی زندگی تک' زندگی تک' بیوہ ہوتے ہی وہ کسی عزت کی مستحق نہ رہی' اس کا وجود اس کے معاشرے اور اس کے خاندان کے لئے منحوس بن گیا' وہ ان کے لئے شودر اور ملیچھ بن گئی' وہ سمجھتی تھی کہ شاید آج کا ہندو پڑھ لکھ کر کچھ بدل گیا ہو گا لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ ہندو چاہے جتنا بھی جدید سے جدید تعلیم یافتہ ہو جائے' وہ اندر سے پکا ٹھکا ہندو ہی رہتا ہے۔ پرانے زمانے میں شوہر کے مرنے پر ہندو عورتوں کو اس کے ساتھ ہی زندہ آگ میں جلا کر راکھ کر دیا جاتا تھا۔ جس پہلی عورت کو زندہ جلایا گیا اس کا نام ستی تھا۔ اس لئے وہ اس رسم کو ستی کہتے' ایسی عورت کو جلانے کے بعد وہ اسے بڑی کرنی والی اور پہنچی ہوئی مشہور کرتے۔ اس طرح مذہبی تقدس کا لبادہ اوڑھا کر وہ بیوہ عورتوں کو زندہ ہی مرنے پر مجبور کر دیتے ورنہ ان کے نزدیک زندہ بیوہ عورت بھرشٹ اور ناپاک ہی رہتی۔ اب جدید اور پڑھی لکھی دنیا کو منہ دکھانے کی خاطر ہندوؤں نے اپنے مذہب کی یہ کھلی اور ننگی وحشیانہ رسم تو بند کر دی' اگرچہ اس کا مظاہرہ اب بھی آج کے جدید دور میں ہندو معاشرے میں کہیں نہ کہیں دیکھنے میں آجاتا ہے' لیکن کملا داس کو کیا پتہ تھا کہ یہ رسم ابھی بھی مکمل طور پر اور حقیقی طور پر ختم نہیں ہوئی۔ پہلے وہ بیوہ عورت کی جسمانی طور پر زندہ جلا دیتے تھے تو اب بھی وہ

اسے ذہنی اور روحانی طور پر اس قدر جلاتے ہیں کہ ایسی عورت کو زندہ لاش بننے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ اب بھی وہ زندہ رہ جانے والی بیوہ عورت کو اسی طرح بھر شٹ 'سبز قدم' اور منحوس سمجھتے ہیں جس طرح کہ پہلے سمجھتے تھے۔ ان کی سوچ ان کا مذہب اور ان کا عقیدہ اب بھی وہی ہے جو آج سے سینکڑوں سال پہلے تھا۔

بر سبیل تذکرہ اور جملہ معترضہ کے طور پر یہ بات کرنا بے محل نہ ہوگی کہ صرف مذہبی ہی نہیں 'سیاسی میدان میں بھی آج ہندو لالے کی وہی سوچ ہے جو قیام پاکستان کے وقت تھی۔ ہمارے بعض "پڑھے لکھے" اور اپنے تئیں "روشن خیال دانشور" سمجھتے ہیں کہ آج کے ہندو اور کل کے ہندو میں بڑا فرق ہے۔ اب وہ بات نہیں رہی۔ اس لئے ہمیں کھلے دل سے ان سے تعلقات رکھنے چاہئیں 'لیکن ایک طرف قرآن نے ہمیں ۱۴۰۰ سال پہلے ہی ایک ابدی حقیقت کے طور پر یہ بات بتادی تھی کہ :

ترجمہ : "مسلمانو! تم دشمنی میں سب سے زیادہ یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔" (المائدہ ۸۲)

اب یہ بات کس کو معلوم نہیں کہ آج کا ہندو دنیا کا سب سے بڑا مشرک ہے جو ۳۵ کروڑ سے زائد خداؤں کا پجاری ہے 'کوئی چیز نقصان دے تو اسے بھی معبود بنالیتا ہے اور کوئی چیز فائدہ دے تو اسے بھی۔ سانپ سے لے کر بندر 'حجر' شجر 'سورج' چاند گائے حتیٰ کہ پتنگ تک اس کے دیوی دیوتا اور معبود ہیں۔ اب دنیا کے اس بدترین ہندو مشرک کا مسلمانوں سے حد درجہ تعصب اور منافقت ملاحظہ فرمائیں کہ گزشتہ نواز شریف دور میں جب واجپائی صاحب پاکستان آئے تو آں جناب مینار پاکستان پر بھی تشریف لے گئے اور کہا کہ میرے مینار پاکستان پر آنے سے بھارت میں تنقید ہوگی کہ اس طرح تم نے پاکستان کو تسلیم کرنے کی مہر لگادی ہے 'یعنی آج تک تو ہم نے پاکستان کو بھی تسلیم نہیں کیا تھا لیکن آج میں پاکستان پر اسے تسلیم کرنے کا احسان کر رہا ہوں لیکن افسوس واجپائی اپنی اس بات پر ایک سال بھی قائم نہ رہ سکا۔ بالآخر اس کا ہندو خبث باطن پھر عود کر آیا' وہ مسلمانوں سے اپنے ازلی تعصب کی پھرتے کرنے لگا اور غلاظت بکھیرتے ہوئے کہنے لگا :

"کشمیر کی آزادی کی صورت میں ہم بھارت کی مزید تقسیم کی اجازت نہیں دیں گے 'بھارت تو ۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم کو تسلیم نہیں کرتا۔ ہم آزاد کشمیر حاصل کرنے تک لڑتے رہیں گے اور بھارت پاکستان سے ایٹمی جنگ لڑنے کے لئے تیار ہے۔"

(جنگ ۷ فروری ۱۹۹۹ء)

واجپائی نے یہ بیان دے کر ثابت کر دیا کہ آج کا ہندو قیام پاکستان کے ۵۲ سال بعد بھی وہیں کا وہیں کھڑا ہے 'اس کی مسلم دشمنی' دقیانوسی سوچ' تعصب اور توہم پرستانہ عقائد میں سر مو فرق نہیں آیا۔ ہندو ذہن اور ہندو سوچ جہاں صدیوں پہلے تھی آج بھی وہیں کی وہیں ہے :

زمیں جنبد نہ جنبد ہندو برہمن

یعنی زمین اپنی جگہ سے ہل جائے تو ہل جائے 'ہندو برہمن وہیں کا وہیں رہے گا چاہے سیاسی معاملہ ہو چاہے مذہبی اور معاشرتی مسئلہ ہو۔

یہی معاملہ کملا داس کے ساتھ تھا۔ پہلے تو وہ سمجھتی تھی کہ ہر دھرم اور ہر مذہب ہی ایسے متعصب 'غیر انسانی اور دقیانوسی سوچ کا حامل ہے' وہ سمجھتی تھی کہ عورت کو شاید اس کا کہیں بھی اصل مقام اور احترام نہیں ملے گا' بات کسی حد تک درست بھی تھی۔ اکثر مذاہب میں صورت حال ایسی ہی ہے کہ عورت کو مرد کے پاؤں کی جوتی سے زیادہ نہیں سمجھا جاتا مثلاً دنیا میں آبادی کے لحاظ سے سب سے زیادہ تعداد عیسائیوں کی ہے' لیکن عیسائیوں نے جو مذہب اپنایا ہوا ہے اس میں بھی عورت کے بارے میں شرمناک حد تک تصورات پائے جاتے ہیں۔ اسے گناہ کی ماں 'بدی کی جڑ اور جہنم کا دروازہ کہا جاتا ہے۔ ترتولیان (Tertullian) جو عیسائیوں کے آئمہ مسیحیت میں سے ہے 'عورت کے متعلق مسیحی تصور کی ترجمانی ان الفاظ میں کرتا ہے وہ شیطان کے آنے کا دروازہ ہے' کرائی سوسٹم جس کا مسیحیت کے اولیا کبار میں شمار ہوتا ہے 'عورت کے بارے میں کہتا ہے :

ان ائمہ مسیحیت کے ہاں عورت اور مرد کا ازدواجی تعلق بھی جائے خود ایک نجاست اور قابل اعتراض چیز ہے 'مسیحیت میں تجرد 'کنواری اور دوشیزگی اخلاق کا سب سے اچھا معیار ہے' چنانچہ اس کا نتیجہ ہے کہ عیسائی پادری 'راہب اور راہبائیں شادی نہیں کرتے لیکن اس کے نتیجے میں وہ بے شمار اخلاقی برائیوں یا ذہنی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں' دوسری طرف جو عیسائی شادی کر لیتے ہیں تو ان میں طلاق کو بھی ہر صورت حرام قرار دے دیا گیا ہے سوائے اس کے کہ عورت بدکاری کی مرتکب ہو جائے۔

(متی باب ۵: ۳۱'۳۲)

حالانکہ مرد و عورت میں بدکاری کے علاوہ بھی ہزارہا سنگین ترین شکایتیں پیدا ہو سکتی ہیں کہ جن کی وجہ سے دونوں کا اکٹھا رہنا ایک دوسرے کے لئے عذاب بن جاتا ہے' لیکن عیسائیت میں اس قید سے نکلنے کی کوئی دوسری صورت نہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج عیسائیوں کی اکثریت شادی کے بغیر ہی تعلقات قائم کرنے کو ترجیح دے رہی ہے۔ دیگر مذاہب میں عورت کے لئے اس سے بھی بدتر صورتحال ہے' جبکہ اسلام کا مطالعہ کرنے کا کملا کو ابھی موقعہ نہیں ملا تھا۔ دوسری طرف حقوق نسواں کی جدید تحریکیں بھی عدم توازن کا شکار تھیں جہاں عورت پر حقوق کے نام پر دوہری ذمہ داریاں ڈال دی جاتی ہیں۔ باہر وہ مردوں کی جنسی لذت کا ایک ذریعہ' شوپیں اور ایک کھلونا ہوتی ہے تو گھر میں شوہر کی نظر میں وہ اس کے کسی کام کی نہیں ہوتی۔ نہ وہ شوہر کو صحیح وقت دے سکتی ہے اور نہ بچوں کی مناسب دیکھ بھال کر سکتی ہے۔ چنانچہ معاشرہ کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور غیر فطری ذمہ داریاں انجام دینے کی وجہ سے عورت کی یہاں بھی کوئی عزت نہیں رہ جاتی......

یہ ساری صورت حال کملاداس کے لئے انتہائی مایوس کن تھی' اس کا اب کسی مذہب پر ایمان رہا تھا نہ کسی جدید تحریک سے وہ مطمئن تھی' تاہم اس دوران اسے کچھ مسلم دوستوں نے اسلام کا مطالعہ کرنے کا مشورہ دیا۔ کملاداس جوں جوں اسلام کا مطالعہ کرتی گئی' اسے احساس ہوا کہ جیسے ظلمت اور مایوسی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں امید اور مسرت کی کرنیں جھلملا رہی ہیں۔ جیسے اس کی گمشدہ منزل اس کے قریب آ رہی ہو۔ بالآخر اسے اسلام کے روپ میں ہر سوال کا جواب مل گیا' آخر وہ ایسے دین سے کیوں نہ متاثر ہوتی جس نے ہر لحاظ سے جامع واکمل اور عین فطری نظام دیا تھا۔ جس میں عورت اور مرد دونوں سے ان کی جنس کے مطابق عادلانہ سلوک کیا گیا ہے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اس دین کے پیغمبر محمد ﷺ نے اپنی پہلی شادی بھی بیوہ سے کی اور ان کی وفات کے بعد باقی شادیاں بھی زیادہ تر بیوگان اور مطلقہ عورتوں سے کیں' کہاں یہ ہندو معاشرہ جس میں آج کے جدید ترین دور میں بھی بیوہ عورت کی کوئی عزت نہیں اور کہاں وہ پیغمبر رحمت ﷺ جنہوں نے آج سے زیادہ جاہلانہ معاشرے میں عورت کی عزت کو اس قدر سربلند کیا کہ اسے اوج ثریا تک پہنچادیا اور جس کا اس وقت تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ نہ اس وقت انسانی حقوق کی کہیں تنظیمیں تھیں نہ کسی طرف سے عورت کی حیثیت کو بلند کرنے کے لئے ایسا دباؤ تھا لیکن چونکہ آپ انسانوں کے خالق کی طرف سے سچے پیغمبر تھے' اس لئے کسی مظلوم کو کوئی مطالبہ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ سب کو از خود انصاف مل گیا' آپ ﷺ نے عورت کو نہ صرف زندہ درگور ہونے سے بچایا بلکہ عورت اور مرد کے حقوق اپنے اپنے دائرہ کار میں برابر قرار دیئے اور عورت کو جائیداد اور وراثت تک میں اس کا حصہ دلوایا' جس پر آج کے دور میں بھی عمل نہیں کیا جاتا۔ ہندو معاشرے میں تو اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ نہ جائیداد میں عورت کو حصہ دینے کا تصور ہے نہ بیوہ عورت کی کوئی عزت۔ برصغیر میں جب مجاہدین کی تحریک بالاکوٹ شروع ہوئی تو اس کے امیر نے جہاد کے ساتھ ساتھ معاشرے میں ان ہندوانہ رسوم کی اصلاح کی کوششیں بھی کیں جو مسلمانوں میں بھی در آئی تھیں' انہوں نے بہت سی بیوہ عورتوں کی شادیاں کرائیں جو اس وقت مسلمانوں میں بھی متروک ہو چکی تھیں' اس وقت ہندوؤں پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے' محبت و رحمت والے اسی فطری دین نے کملا کو بھی اپنی طرف کھینچ لیا' گھرے اور طویل مطالعہ کے بعد بالآخر اس نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ۱۱/دسمبر ۱۹۹۹ء کو اس نے ایک ادبی سیمینار میں خطاب کرتے ہوئے کہا:

> "مجھے ہندو دیوتاؤں پر بھروسہ نہیں رہا' میں نے اسلام کے روپ میں ایک ایسا مذہب دریافت کیا ہے' جو محبت کا مذہب ہے اور خدا گناہوں کو معاف کرنے والا ہے' وہ رحیم ہے' اس لئے میں اسلام قبول کر رہی ہوں۔"

ہفت روزہ نئی دنیا' نئی دہلی (۲۸/دسمبر ۱۹۹۹ء تا ۳/جنوری ۲۰۰۰ء) کے مطابق کملا داس نے جب یہ الفاظ ادا کئے تو پوری محفل کو سانپ سونگھ گیا۔ کسی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ ۶۷ سالہ کملاداس کے یہ الفاظ ان کی کسی کتاب کا اقتباس نہیں بلکہ اپنی ذاتی زندگی کے تجربات اور مطالعہ کی عکاسی کر رہے ہیں' اس اعلان کے بعد کملا ثریا بننے والی نے اپنا گھر بھی بدل دیا۔ اس نے اپنے گھر سے جھوٹے معبودوں کی تمام مورتیاں اور پوسٹر نکال کر پھینک دیئے' جس نے نہ صرف کیرالہ بلکہ پورے ہندوستان میں انتہا پسند ہندو تنظیموں پر دیوانگی طاری کر دی' انڈین ایکسپریس' ہندوستان ٹائمز اور میڈیا کی بڑی ٹیمیں اس سے انٹرویو کے لئے آنے لگیں' ثریا نے واضح طور پر کہہ دیا کہ

بھگوان مورتیوں میں نہیں ہوتے' اس سے سنگھ پریوار میں خوب کھلبلی مچی۔ ثریا کو موت کی دھمکیاں بھی خوب دی گئیں' لیکن اس کے ایمان میں کوئی لغزش نہ آئی۔ عام طور پر یہ لوگ پروپیگنڈہ کرتے تھے کہ ہندوؤں میں اسلام پیسہ لالچ یا جبر کی وجہ سے پھیلا ہے' لیکن کملا داس ایسی شخصیات کے قبول اسلام میں اس طرح کا کوئی عنصر نہیں دکھایا جاسکتا۔ ایک انتہائی پڑھی لکھی اور مالی طور پر آسودہ خاندان کی کملا کے لئے ایسی کوئی مجبوری نہ تھی۔

کملا نے نہ صرف اسلام قبول کیا ہے بلکہ حقیقی معنوں میں اسلام کو اپنایا ہے' اس نے اسلامی پردے کو بھی مکمل طور پر اختیار کیا ہے' آج کل کی "مسلمان" عورتیں بھی جو پردے سے جان چھڑاتی ہیں اور آنکھ کے پردے کو ہی اصل پردہ قرار دے کر فرار کی راہ اختیار کرتی ہیں' لیکن ثریا کو پردے کی ضرورت اور افادیت کے بارے میں مکمل شرح صدر ہے۔ اس نے ایک انٹرویو میں اس سوال پر کہ اسلام میں آپ کو سب سے زیادہ پرکشش بات کیا لگی؟ کہا:

"مجھے مسلمان عورتوں کا برقعہ بہت پسند ہے' میں پچھلے ۲۴ برسوں سے پردے کو ترجیح دے رہی ہوں' جب کوئی عورت پردے میں ہوتی ہے تو اس کو احترام ملتا ہے' کوئی اس کو چھونے اور چھیڑنے کی ہمت نہیں کرسکتا' اس سے عورت کو مکمل تحفظ ملتا ہے۔"

(ہفت روزہ "نئی دنیا" نئی دہلی ۲۸/دسمبر ۱۹۹۹ء)

ثریا نے اب برقعہ کا استعمال بھی شروع کردیا ہے' وہ پردے کے بغیر زندگی کو آزادی نہیں سمجھتی بلکہ ایسی آزادی کو عورت کے لئے زہر قاتل سمجھتی ہے۔ اس نے اس سوال پر کہ کیا برقعہ آپ کی آزادی کو متاثر نہیں کرتا؟ کہا:

"مجھے آزادی نہیں چاہئے' اب تو آزادی میرے لئے ایک بوجھ بن گئی ہے' مجھے اپنی زندگی کو باضابطہ اور باقاعدہ بنانے کے لئے گائیڈ لائن کی ضرورت تھی۔ ایک خدا کی تلاش تھی جو تحفظ دے..... پردے سے عورت کو مکمل تحفظ ملتا ہے' پردہ تو عورت کے لئے بلٹ پروف جیکٹ ہے۔"

ثریا نے اب اپنی پینٹنگ کے تصور کو بھی بدل دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اب اللہ کے رحم و کرم کو مختلف روپ میں ابھاریں گی۔ یقیناً اللہ نے دین اسلام کے ذریعے عورتوں پر جو رحمت کی بارش برسائی ہے' ثریا اللہ کی اس رحمت و محبت کو کیوں نہ اجاگر کرے گی' یہی تو اس کا اب اثاثہ اور خزانہ ہے۔ ایسا خزانہ جو گمشدہ تھا' وہ ساری زندگی اسے پانے کے لئے جدوجہد کرتی رہی۔ بالآخر اس رحیم و کریم نے اس پر اپنا کرم کردیا' اس نے خزانہ' وہ نعمت اور وہ سب سے بڑی بھلائی پالی جس کے بارے میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کردیتا ہے۔"

اللہ سے دعا ہے کہ ثریا کو قرآن و حدیث پر استقامت کے ساتھ چلنے کی پوری توفیق عطا فرمائے اور اس کا قبول اسلام راہ سے بھٹکے ہوئے سب مردوں اور عورتوں کے لئے باعث ہدایت بنائے۔ (آمین ثم آمین)

☆☆......☆☆

بقیہ: قادیانی معمہ

"مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔" (خطبہ الہامیہ ص ۲۳)

(۱۲) "بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں' جیسے انگریزی' سنسکرت' یا عبرانی وغیرہ۔" (نزول مسیح ص ۵۷)

"یہ بالکل غیر معقول بات ہے اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا' کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ ہی کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔" (چشمہ معرفت ص ۲۰۹)

آخری فیصلہ:

(۱) "ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں' کیونکہ ایسے طریق یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔" (ست بچن ص ۳۱)

(۲) "اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۴)

(۳) "کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی دو ایسے متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔" (ازالہ ص ۲۳۹)

(۴) "جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔" (ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص ۱۱۱)

حضرت مولانا عبدالحی بھلوی شجاع آبادی

۲۰/ شوال المکرم ۱۴۲۰ھ زبدۃ العارفین' مرشد العلماء حضرت الشیخ مولانا محمد عبداللہ بھلویؒ کے جانشین اور فرزند ارجمند مولانا محمد عبدالحی بھلویؒ عرصہ پانچ ماہ تک صاحب فراش رہ کر انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جید عالم دین' شیخ التفسیر' جامع طریقت و شریعت' صوفی منش' فاضل جلیل تھے۔ عرصہ دراز تک حضرت الشیخ بھلویؒ کی نگرانی اور ان کے انتقال کے بعد ان کی نیابت میں دورۂ تفسیر پڑھاتے رہے۔ مرحوم نام و نمود سے کوسوں دور خالصتاً صوفی منش بزرگ تھے' حضرت الشیخ بھلویؒ کی وفات کے بعد "جامعہ بھلویہ" کے نام سے علیحدہ ادارہ قائم کیا' وہی مدرسہ اور وہی خانقاہ تھی' جہاں سے شب و روز قال اللہ عزوجل و قال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ اللہ اللہ کی صدائیں بھی بلند ہوتی تھیں۔

سیاسیات اور فرقہ واریت سے دور رہ کر ہزاروں بندگان خدا کو فیضان پہنچاتے رہے' جن حضرات نے حضرت بھلویؒ کی زیارت کی اور فیضان صحبت حاصل کیا وہ خوب جانتے ہیں کہ ان میں حضرت کی وفات کے بعد آپ کی اداؤں اور صداؤں کو برقرار رکھتے ہوئے حق و صداقت کے علم کو بلند رکھا۔ آپ نہ صرف یہ کہ حضرت بھلویؒ کے صحیح جانشین تھے بلکہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ سے اکتساب فیض مجاز بیعت و صحبت ہوئے۔

ایک دور تھا کہ شجاع آباد علم و عمل کا گہوارہ تھا' جہاں حضرت الشیخ بھلویؒ جیسے شیخ کامل' قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ جیسے خطیب پاکستان' مولانا عبدالعزیزؒ جیسے مفسر قرآن' مولانا رشید احمدؒ جیسے صحیح المسلک' عالم ربانی مولانا عبدالحیؒ بھلویؒ جیسے صوفی منش فاضل جلیل خلق خدا کی راہنمائی فرما رہے تھے۔ جب تیں پینتیس سال قبل تو شجاع آباد کو چار چاند لگے ہوئے تھے لیکن ایک ایک کر کے مذکورہ بالا تمام بزرگ رخصت ہوگئے۔ آج سے تین چار ماہ پہلے مولانا رشید احمد انتقال فرماگئے' جس کا قلبی صدمہ ہوا' لیکن جب جانشین بھلویؒ کی طرف نگاہ اٹھتی تو دل کو تسلی ہوئی کہ ایک شیخ کامل' عالم باعمل اور ولی اللہ موجود ہے۔ آج وہ شیخ کامل بھی رخصت ہوگیا' جس سے شجاع آباد آج واقعتاً علمی و عملی طور پر یتیم ہوگیا' آج اہالیان شجاع آباد کو ہی نہیں بلکہ اسلامیان پاکستان کو اپنی بدنصیبی پر خون کے آنسو رونے چاہئیں۔

جو پرانے بادہ خوار تھے اٹھتے جاتے ہیں

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

کہیں سے آب دوام لا دے ساقی

آپ کے انتقال کی خبر پورے ملک میں "جنگل کی آگ" کی طرح پھیل گئی' جس سے ملک بھر سے علماء کرام' مشائخ عظام' طلباء اعزا قافلوں کی صورت میں کاروں' بسوں' کوچوں اور ریل گاڑیوں کے ذریعہ شجاع آباد پہنچنا شروع ہوگئے اور ہر آنکھ پر نم تھی' نماز جنازہ کی امامت کا شرف محقق العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب صدر مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان کو حاصل ہوا۔ جنازہ سے قبل مولانا مفتی محمد حنیف جالندھری' مولانا محمد اعظم طارق' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا عزیز احمد بھلوی' صاحبزادہ عبیداللہ ازہر نے خطاب کرتے ہوئے حضرت مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا اور ان کے مشن کو آگے بڑھانے کا وعدہ کیا۔ حضرت مرحوم نے اپنی زندگی میں ہی اپنے بڑے بیٹے مولانا عبیداللہ ازہر کو اپنا سجادہ نشین اور خانقاہ کا متولی و وارث قرار دے دیا تھا' جبکہ اپنے منجھلے صاحبزادہ قاری حبیب اللہ کو جامعہ بھلویہ کا مہتمم اور اپنے چھوٹے بیٹے قاری شفیق الرحمن کو مدرسہ میں مدرس و ناظم کی خدمات سپرد فرمادی تھیں۔

جنازہ میں ملک بھر سے ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام' مشائخ عظام اور آپ کے متوسلین نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی مولانا اللہ وسایا' مولانا غلام حسین جھنگ' مولانا محمد اکرم طوفانی اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے کی' جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی' شجاع آباد کے جنازوں میں تاریخی جنازہ تھا اور کثیر تعداد میں علماء کرام' مشائخ عظام صلحاء و اتقیاء نے شرکت کی۔

جنازہ میں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد بھلوی' مولانا قاری محمد حنیف جالندھری' شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید کہروڑپکا' مولانا مفتی عبدالقادر' مفتی محمد انور کبیر والا' شیخ طریقت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب فیصل آباد' مولانا محمد عمر قریشی' مولانا عبدالستار کوٹ ادو' قاضی عبداللطیف اختر' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا مطیع الرحمن درخواستی' مفتی حبیب الرحمن درخواستی' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی سمیت ملک بھر سے سینکڑوں علماء کرام اور حضرت بھلویؒ کے خلفاء نے شرکت کی۔ حضرت مرحوم کو ان کے قائم کردہ مدرسہ جامعہ بھلویہ کے پہلو میں دفن کیا گیا اور یوں حضرت مولاناؒ کی وفات سے شجاع آباد ایک مرتبہ پھر علمی طور پر یتیم ہوگیا۔

خداوند قدوس حضرت مرحوم کو اپنے خصوصی لطف و کرم سے نوازے اور ان کے فیض و برکات قیامت تک جاری و ساری رکھے' اور ان کے صدقہ جاریہ جامعہ بھلویہ اور خانقاہ کو قیامت تک سرسبز و شاداب رکھے اور خانوادہ بھلویہ کو صدمہ برداشت کرنے اور صبر کی توفیق نصیب فرمائے۔

(آمین)

استاد کی شخصیت اور کردار

کسی بھی قوم اور معاشرے کی ترقی میں استاد کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے' دنیا کا خواہ کوئی عظیم سے عظیم تر انسان سوائے انبیا کرام علیہم السلام کے استاد سے پڑھ لکھ کر ترقی کی منازل طے کر کے دوسروں کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے' اسلامی معاشرے میں استاد کو بہت ہی اہم مقام حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ محسن انسانیت معلم اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استاد بنا کر بھیجا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استاد ہونے پر فخر کا اظہار فرمایا۔ (مدیر)

کسی بھی نظام تعلیم میں استاد کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ کوئی بھی نظام تعلیم اچھے اساتذہ کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اساتذہ ہی معیار تعلیم کو بلند کرنے اور پست کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ استاد کو ہر دور میں بڑی اہمیت حاصل رہی ہے' قدیم سے جدید زمانہ تک جو فاصلہ طے کیا گیا' جو ترقی ہوئی ہے اس میں استاد کا نمایاں عمل دخل ہے استاد انسانیت کی تعمیر کرتا ہے۔

ہر مذہب' ہر خطے اور ہر دور میں استاد کو ایک ذمہ دار فرد شمار کیا گیا ہے' حتیٰ کہ استاد کو روحانی باپ گردانا گیا ہے' ہر طالب علم کے لئے استاد کی ضرورت ہے جو حصول علم' تعمیر سیرت اور اس کے عقائد و اعمال میں رہنما کا کام کرے۔ استاد کسی بھی نظام تعلیم کی کنجی ہے' اگر کسی قوم کو اعلیٰ درجہ پر لانا ہے تو سب سے پہلے اساتذہ کا اعلیٰ درجہ ہونا ضروری ہے۔ اسلامی معاشرے میں استاد کو بہت ہی اہم مقام حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ محسن انسانیت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو استاد بنا کر بھیجا گیا۔ اسلام نے استاد کی بہت قدر افزائی کی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے استاد ہونے پر فخر کا اظہار فرمایا۔ استاد نے ہر دور میں انقلاب کی پشت پناہی کی ہے۔

اچھے استاد کے بغیر اچھی عمارت' ساز و سامان اور اعلیٰ نصاب تعلیم بے معنی ہوں گے' استاد طلبا کے اخلاق کی تربیت' عادات و اطوار کو بہتر بنانے اور طلبا میں اچھی عادتیں پیدا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ استاد بننے کے لئے بڑی خوبیوں کی ضرورت ہے۔

چنانچہ ایک استاد کے لئے مندرجہ ذیل اوصاف کا ہونا بہت ضروری ہے:

(۱)......ایک استاد کے لئے اچھے کردار اور شخصیت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لئے کہ اس کی شخصیت اور کردار بچوں کے لئے ایک نمونہ ہوتا ہے'

مشتاق الرحمن عثمانی

استاد نہ صرف اپنے قول و فعل سے سکھاتا ہے بلکہ اس چیز کی بڑی اہمیت ہے کہ وہ خود کیا ہے؟ بچے فطری طور پر نقالی کرتے ہیں' کلاس کے اندر اور کلاس سے باہر استاد کی کوئی بھی حرکت ایسی نہ ہو جو دوسرے کے مذاق کا نشانہ بنے اور اس کی عزت و احترام میں کمی واقع ہو۔

(۲)......استاد کو اپنے پیشے کی اہمیت کا احساس ہونا چاہئے اور وہ اپنی پیشہ ورانہ مہارت کو فروغ دیتا رہے' بغیر پیشہ کی محبت کے وہ بچوں کو نہ تو اخلاقی تربیت دے سکے گا اور نہ ہی ان کی نشو و نما میں کوئی اہم کردار ادا کر سکے گا' اگر کوئی استاد پیشہ کو گزر اوقات کا ذریعہ تصور کرے گا تو اس میں پیشہ ورانہ مہارت کبھی بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسے اول اور آخر ایک استاد ہونا چاہئے' ہر وہ فرد جو استاد بننا چاہتا ہے اس کے دل میں استاد بننے کی لگن اور تڑپ ہونا ضروری ہے۔ اور استاد اپنے پیشہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھے۔

(۳)......استاد کو بچوں سے محبت کرنا چاہئے' اور ان کے مسائل کو سننا اور ہمدردی سے انہیں حل کرنا چاہئے اور ان کی شخصیت کا احترام کرنا چاہئے۔

(۴)......استاد کے لئے ضروری ہے کہ اسے اپنے مضمون کے علاوہ بچوں کی نفسیات کا بخوبی علم ہو' کیونکہ بغیر اس کے وہ بچوں کے مسائل حل نہیں کر سکتا۔ کسی استاد کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ بچوں میں ذات' نسل' برادری' مذہب اور امیر و غریب کی بنیاد پر تفریق پیدا کرے' بلکہ استاد کی شخصیت اور رہنمائی سب کے لئے برابر ہونی چاہئے۔

(۵)......استاد کا جذباتی طور پر پختہ ہونا بہت ضروری ہے' اس لئے کہ اس کا طلبا پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے' ایک ناخوش' افسردہ' پریشان حال اور غیر مطمئن استاد کسی طریقے سے بھی اپنے بچوں کو خوش نہیں رکھ سکتا' اس لئے ضروری ہے کہ استاد اپنی کوتاہیوں اور خامیوں پر نظر رکھے اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرے' تاکہ طلبا کو مضر اثرات سے بچایا جا سکے' اپنے اندر ایسی خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش کرے' جس سے طلبا پر خوشگوار اثرات مرتب ہوں۔

(۶)......استاد کا طریقہ تدریس سے واقفیت حاصل کرنا بھی بہت ضروری ہے کیونکہ طریقہ تدریس ہی استاد اور شاگرد کو ایک مخصوص رشتے سے منسلک کرتا ہے' استاد کو طریقہ تدریس اور نفس مضمون دونوں پر عبور ہونا چاہئے' یہ بھی ضروری ہے کہ استاد روزانہ تیاری کرے۔

(۷)......استاد کے مقاصد اور عزائم

معاشرے کی ضروریات کے مطابق ہوں تاکہ وہ معاشرے کی ترقی میں حصہ لے سکیں۔

(۸)..... استاد کو پڑھاتے وقت مناسب موقعوں پر خوش مزاجی کا مظاہرہ کرنا چاہئے' بعض اوقات خوش مزاجی تدریس پر بڑا گہرا اثر چھوڑتی ہے۔

(۹)..... استاد میں یہ خوبی ہو کہ وہ طلباً کی رہبری کر سکے اور اپنے قول و فعل کے ذریعے ایک قابل اعتماد انسان ثابت کر سکے۔

(۱۰)..... ایک استاد پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ اپنی ذمہ داریاں تنہا پوری نہیں کر سکتا بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں سے مل کر اپنے فرائض کو سرانجام دے' ایک استاد کا صدر مدرس کے ساتھ خوشگوار تعلقات' احترام اور مشورہ پر عمل کرنا چاہئے' استاد کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ محبت سے پیش آئے' اختلاف رائے کو دشمنی میں تبدیل نہ کرے۔

بچے کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری گھر اور مدرسہ دونوں پر ہے' دونوں میں سے تنہا کوئی بھی یہ ذمہ داری پوری نہیں کر سکتا' والدین اور استاد میں ہم آہنگی اور تعاون سے بچے کی تربیت پر بڑا گہرا اثر ڈالتا ہے۔ استاد اور والدین کے درمیان تعلیمی گفت و شنید کا موقع پیدا کیا جائے۔ استاد کے کام کی نوعیت اور اس کے تعلقات کا دائرہ کار بڑا نازک ہے۔ لہٰذا استاد کو اپنے گفتار اور کردار میں بڑا محتاط رہنا چاہئے۔ تاہم استاد یہ کوشش کرے کہ اس کے تعلقات معاشرے' والدین' طلباً اپنے ساتھیوں اور اپنے افسران کے ساتھ خوشگوار رہیں۔

استاد کے لئے چند ضروری اور اہم ہدایات:

☆..... استاد کو مطالعہ کا عادی ہونا چاہئے' جو مضمون وہ پڑھاتا ہے اس سلسلہ میں اپنے علم کو بڑھاتا رہے۔

☆..... استاد کو چاہئے کہ وہ درس کے دوران فضول گوئی اور جھوٹی سچی باتوں اور بے تکی حکایات سے پرہیز کرے۔

☆..... طلباً کو غیر ضروری کاموں کے لئے کلاس سے نہ بھیجے۔

☆..... استاد کلاس میں پہنچ کر سلام کرے' اگرچہ کسی بھی وقت سلام کریں تو ان کے سلام کا واضح طور پر اور وقار کے ساتھ جواب دے صرف گردن نہ ہلائے۔

☆..... استاد طلباً سے ذاتی تعلقات نہ بڑھائے اور نجی کاموں کے لئے اپنے گھر نہ بلائے۔

☆..... طلباً سے تحائف وصول نہ کرے' کیونکہ طلباً کی ذاتی آمدنی نہیں ہوتی وہ دوسروں سے رقمیں وصول کر کے استاد کے لئے تحائف لاتے ہیں۔

☆..... استاد کو چاہئے کہ وہ مدرسہ کے ہر کام میں حصہ لے اس طرح وہ مدرسہ کے ہر کام سے واقف ہو جاتا ہے اور اسے ترقی کے مواقع ملتے ہیں' لیکن مدرسہ کے کاموں میں بے جا مداخلت سے پرہیز کرے۔

☆..... بچوں کے سامنے مختصر بات کرے' لمبی تقریر نہ کرے۔

☆..... بچوں کو سوالات کرنے کی بہت عادت ہوتی ہیں بعض اوقات بچے غیر نصابی سوالات کر کے استاد کو الجھا دیتے ہیں اس طرح سبق کا وقت ضائع ہوتا ہے اس سے چوکنا رہنا چاہئے۔

☆..... بچوں پر نہ زیادہ رعب رکھے نہ زیادہ نرمی۔

☆..... بچوں کے سامنے گاہے گاہے علم کی اہمیت اور فضائل بیان کرتا رہے' اور ان میں علم کا شوق پیدا کرتا رہے اور یہ بتاتا رہے کہ تعلیم کا اصل مقصد اچھا انسان بنانا ہے اور اچھا انسان اچھے اخلاق و تہذیب سے بنتا ہے۔

☆..... بچوں کو سنت طریقے پر چلنے / چلانے کا شوق پیدا کرے۔

☆..... بچوں کے سامنے ایک بات کو کم از کم تین مرتبہ کہے بچوں کے سامنے آسان الفاظ کی بھی تشریح کرے' کیونکہ جو الفاظ آسان ہیں' وہ بھی بچوں کے لئے مشکل ہیں۔

☆..... بچوں کو کہانیاں سننے کا بھی شوق ہوتا ہے' اس لئے کبھی کبھی بہادری اور شجاعت اور سبق آموز واقعات بھی سنا دے۔

☆..... کسی روز اگر بچے پر سختی کی تو وہ دوسرے دن نرمی کرے اور اس کو خوش کرنے کی کوئی بات کر دے تاکہ اس کا رنج جاتا رہے۔

☆..... بچوں کو پانچ وقت کا نماز پڑھنے کا بھی شوق پیدا کرتا رہے' نماز کا شوق پیدا کرنے کے لئے نماز کے فضائل سنائے۔

☆..... بچوں کو ہر چیز کا ادب سکھائے تاکہ وہ باادب بن سکیں۔

☆..... محض بڑے بچوں کو نگران نہ بنایا جائے' بلکہ قابلیت کی بنا پر نگران بنائیں' جو کلاس کو کنٹرول کر سکے' ضرورت کے تحت نگران کو بدلتا رہے تاکہ دوسرے بچوں کو بھی موقع ملے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طریقہ سے پڑھنے اور پڑھانے اور اس پر اخلاص سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

نماز......ایک محبوب ترین عمل

خواجہ عطاالمومن

اللہ تعالیٰ نے توحید کے بعد اپنے بندوں پر سوائے نماز کے اور کوئی محبوب چیز فرض نہیں کی۔ اگر رب کائنات کے نزدیک نماز سے زیادہ کوئی چیز محبوب ہوتی تو وہ اپنے فرشتوں کو اس میں مشغول نہ رکھتے اور فرشتے ہمیشہ نماز میں رہتے ہیں۔ ایک گروہ فرشتوں کا قیام میں ہے اور ایک رکوع میں ہے اور ایک گروہ سجدہ میں ہے اور ایک گروہ قعود میں ہے۔

یہ تمام عبادتیں ایک نماز میں جمع کر دی ہیں تاکہ مومنوں کو آسمانی فرشتوں کی ہر عبادت کا حصہ عنایت فرما کر انہیں عزت و توقیر بخشے اور اس میں تلاوتِ قرآن مجید کی عزت بخشی اور مومنوں سے عبادت کا شکر ادا کرنے کی فرمائش کی ہے

حدیث کا مفہوم:

علیکم بالصلوۃ فانما افضل الجہاد الہجرۃ

یعنی افضل جہاد ہجرت کرنا ہے۔ پس نماز بھی ایک شکل ہجرت بنتی ہے۔ کہ انسان گھر بار چھوڑ کر بیوت الٰہی 'اللہ کے گھروں میں جا پہنچتے ہیں۔ انسان کے ایک ایک قدم پر درجات بلند ہوتے ہیں اور ہر قدم پر گناہ معاف ہوتے ہیں۔ جب انسان فرض نماز کی ادائیگی کے لئے اس کے انتظار میں بیٹھا ہوتا ہے تو اس کے دائیں بائیں فرشتے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور نمازی کے لئے چار قسم کی دعائیں کرتے ہیں:

(۱)...... اللھم صلی علیہ اے اللہ! اس بندۂ نمازی پر خصوصی رحمت فرما۔

(۲)...... اللھم ارحمۃ اے اللہ! اس بندۂ نمازی پر رحم کر

(۳)...... اللھم اغفرلہ اے اللہ! اس بندۂ نمازی کی بخشش فرما۔

(۴)...... اللھم تب علیہ اے اللہ! اس بندۂ نمازی کی توبہ قبول فرما۔

جناب حاتم اصمؒ کا قول ہے کہ میری ایک نماز باجماعت فوت ہوگئی تو صرف ابو اسحٰق البخاری میری تعزیت کو آئے۔ اگر میرا بچہ فوت ہو جاتا تو سینکڑوں کیا ہزاروں لوگ تعزیت کے لئے آتے۔ کیونکہ لوگ دین کے نقصان کو دنیا کے نقصان سے بہت ہلکا جانتے ہیں۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ چالیس دن تمام نمازیں باجماعت ادا جس نے کیں اور اس کی تکبیر تحریمہ تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کی خاطر دو برأتیں لکھ دیتا ہے ایک نفاق سے برأت اور دوسری برأت جہنم سے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو قبروں سے ایک ایسی جماعت اٹھے گی جن کے چہرے چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ تمہارے اعمال کیا تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم اذان سنتے تھے تو وضو کے لئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور کسی کام میں قطعی مشغول نہیں ہوتے تھے۔

پھر ایک ایسی جماعت آئے گی' جن کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ وہ فرشتوں کے سوال کے بعد کہیں گے کہ ہم وقت سے پہلے وضو کیا کرتے تھے' پھر ایک ایسی جماعت آئے گی جس کے چہرے آفتاب کی طرح درخشندہ ہوں گے اور وہ کہیں گے کہ ہم اذان مسجد میں سنا کرتے تھے (یعنی اذان سے پہلے مسجد میں پہنچ جاتے تھے) مروی ہے کہ سلف صالحین تکبیر اولیٰ کے فوت ہونے پر تین دن تک اپنی تعزیت کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نماز جیسے محبوب عمل کی ادائیگی اور معراج کی رات کا خدا کی طرف سے مرحمت شدہ "تحفہ نماز" کی دلی قدردانی کرنے کی توفیق ارزانی بخشے۔ ہم سب کو پکا سچا مسلمان اور نمازی بنائے۔ (آمین)

خدا کی یاد ہے عبادت ہماری
مصلے ہمارا ہے تخت شاہی
میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں اسی لئے نمازی

اَخبارِ ختمِ نبوّت

گوہر شاہی ملعون اور اس کے پیروکار علماً کرام' عدلیہ اور صحافی حضرات کو دھمکیاں دینے کی بجائے عدالت میں آکر اپنے کفریہ عقائد کی وضاحت کریں

(علامہ احمد میاں حمادی)

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد انور فاروقی' مولانا قاری منظور احمد تونسوی' مولانا محمد قاسم' مولانا مفتی محمد اسمٰعیل نے اورنگی ٹاؤن میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملعون و مردود گوہر شاہی جب عدالت کی رو سے گستاخ رسول ثابت ہو چکا ہے اور عدالت نے اپنے منصفانہ فیصلے میں اسے اس کے کفریہ اور اسلام دشمن عقائد و عزائم رکھنے کے جرم میں سزا سنادی ہے تو اب اسے اور اس کے پیروکاروں کو روزنامہ "حساب" یا دیگر اخبارات کے صحافیوں کو قتل کی دھمکیاں دینے کی بجائے جرأت کرکے پاکستان واپس آکر عدالت میں اپنی صفائی پیش کرکے عدالت سے فیصلہ لینا چاہئے یا پھر اسے ملک و ملت کے خلاف' عدلیہ اور علماً کرام کے خلاف زہر آلود زبان استعمال کرکے حالات کو مزید خراب کرنے اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مزید مشتعل کرنے سے باز رہنا چاہئے کیونکہ مسلمان ہر مسئلے پر رعایت برداشت کرسکتے ہیں لیکن قرآن و سنت کی روشنی میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کسی بھی قسم کی گستاخی انتہائی سنگین اور ناقابل معافی جرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ گوہر شاہی کو جو سزا ہوئی ہے اس پر عمل درآمد کرانے کے لئے اپنے ذرائع استعمال کرکے اسے واپس پاکستان لانے کا بندوبست کرے تاکہ گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوصلے پست ہوں اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی قدر کرتے ہوئے مجرم کو قرار واقعی سزا دی جائے اور اس کے پیروکاروں کے زہریلے بیانات کا نوٹس لیا جائے۔ بصورت دیگر مسلمان از خود کوئی قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ علماً کرام نے واضح کیا کہ اگر سیاسی مصلحت کے تحت گوہر شاہی ملعون کے ساتھ کوئی رعایت کی گئی تو یہ حرکت ایک نئی تحریک کو جنم دے گی۔

مجلس کے مرکزی راہنماؤں کا پریس کانفرنس سے خطاب

خانیوال (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا اللہ وسایا' مولانا خدا بخش اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سے مطالبہ کیا کہ وہ خصوصی آرڈی نینس کے ذریعہ پی سی او میں مسئلہ ختم نبوت کے متعلق آئین پاکستان میں ۱۹۷۴ء کی متفقہ ترمیم سمیت اسلامی شقوں کی فی الفور بحالی کا اعلان کرکے اسلامیان پاکستان کے ذہنوں میں پائی جانے والی تشویش کو دور کریں' وہ یہاں خانیوال میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آئین پاکستان میں ختم نبوت سے متعلق ترمیم نوے سالہ محنت اور جدوجہد کا ثمرہ ہے' جس کے حصول کے لئے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار سے زائد مسلمانوں کو جان عزیز کا نذرانہ پیش کرنا پڑا' انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا الہامی عقیدہ اکھنڈ بھارت کا ہے اور جو اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے اس قسم کی حرکات کرکے ملک اور حکومت کو کمزور کرکے اکھنڈ ہندوستان کی راہ ہموار کر رہے ہیں' انہوں نے کہا کہ موجودہ دور اقتدار سے قادیانی خوش فہمی کا شکار ہو کر امن و امان کا مسئلہ پیدا کر رہے ہیں' جس کا تازہ ثبوت راولپنڈی اور ساہیوال میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی آڑ میں کمین گاہوں کا کھلنا اور چیچہ وطنی کے چک ۱۱/۶ ۔ ۱۱ میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد عبدالحکیم نعمانی پر

تعزیتی اجلاس

ٹنڈو آدم (رپورٹ: محمد طاہر مکی) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی ہمشیرہ کے انتقال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے دفتر میں مجاہدین ختم نبوت کے ہفتہ وار اجلاس میں تمام شرکا اجلاس نے تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اس کے علاوہ جامع مسجد ختم نبوت اور بلال مسجد ختم نبوت میں علامہ احمد میاں حمادی اور صاحبزادہ حافظ محمد زاہد حجازی نے تمام جماعت سے سورۂ اخلاص پڑھوا کر دعائے مغفرت کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان بشمول حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری کو اللہ تعالیٰ صبر و اجر عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں مجاہدین نے مولانا عزیز الرحمن جالندھری کو تعزیتی خطوط بھی روانہ کئے۔

قادیانی غنڈوں کا قاتلانہ حملہ اور ختم نبوت کے لٹریچر کو پھاڑ کر توہین آمیز سلوک ہے۔ تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں نے قادیانیوں کو متنبہ کیا کہ وہ اس قسم کی حرکات سے باز آکر شریف شہری بن کر رہیں' ورنہ قادیانیوں کے خلاف تحریک' آخری تحریک اوران کے خاتمہ پر منتج ہوگی۔

سرکاری سطح پر اسلامی دفعات کو عبوری آئین کا حصہ بنانے کا نوٹیفکیشن جاری کیا جائے' (ختم نبوت کانفرنس میں علماء کرام کا خطاب)

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد رحمانیہ قلعہ محمدی (پھمن سنگھ) میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالکریم طاہر' مولانا عزیزالرحمٰن ثانی' قاری خلیل الرحمٰن زاہد' حامد بلوچ سمیت دیگر حضرات نے خطاب کیا۔

مقررین نے کہا کہ وزارت قانون کی طرف سے مسئلہ ختم نبوت کے متعلق وضاحتی بیان اگرچہ خوش آئند ہے' لیکن جب تک مسئلہ ختم نبوت سمیت دیگر اسلامی دفعات کو نوٹیفکیشن کے ذریعہ عبوری آئین کا حصہ نہیں بنادیا جاتا' اس وقت تک مسلمانان پاکستان کے دلوں میں پائی جانے والی تشویش دور نہیں ہوسکتی۔

انہوں نے کہا کہ امریکہ سمیت طاغوتی طاقتیں پاکستان کی اسلامی حیثیت ختم کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ موجودہ حکومت کو مسلمانان پاکستان کے جذبات و احساسات کا خیال کرتے ہوئے لادینی طاقتوں کے عزائم کو خاک میں ملادینا چاہئے۔

ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جداگانہ طرز انتخاب ختم نہ کیا جائے' ایک اور قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ کیبل ٹی وی سسٹم ملک میں قادیانیت کی اشاعت اور عریانی و فحاشی کا سیلاب لانے کے مترادف ہے لہٰذا اس منصوبہ کو ختم کیا جائے۔

ایک اور قرارداد میں کہا گیا کہ بسنت خالصتاً ہندوانہ رسم ہے اسے جشن بہاراں کے نام سے سرکاری سرپرستی مہیا کرنا کئی ایک معصوم جانوں کی ہلاکت اور سینکڑوں لوگوں کے زخمی ہونے کا باعث ہے اس لئے اس پر پابندی عائد کی جائے۔

قادیانی پروفیسر کی برطرفی' اہلیان ہزارہ کی فتح یابی کا تسلسل

ایبٹ آباد (ایچ ساجد اعوان) ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد پروفیسر عبدالکریم کی ذلت آمیز برطرفی سے ہزارہ کے عوام میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ مرزائیت کے خلاف اہلیان ہزارہ کی فتح یابی کا تسلسل' احتجاجی تحریک' عشق و الفت اور رزم حق و باطل میں اترنے کی تیاریاں مبارکبادوں اور عروسی ماحول میں ڈھل گئیں' ہر چہرہ خوشی کی لالی سے تر بتر اور ہر دل میں رحمٰن و کریم پروردگار کی ثناء و تعریف کے زمزمے موجزن رہے۔

پروفیسر عبدالکریم کی برطرفی کے فیصلے سے تاریخ ہزارہ کو ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۴ء جیسے سنگین حالات سے یکسر بچالیا۔ ۱۹۷۲ء میں ایبٹ آباد میں ربوہ ثانی کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی تھی اور ۱۹۷۴ء میں اسی پروفیسر کے گھر واقع ملک پورہ سے مسلمانوں پر فائرنگ کی گئی تھی' جس سے متعدد مسلمان زخمی ہوئے تھے۔

پروفیسر عبدالکریم کے والد ڈاکٹر سعید احمد نے ڈاڈر ہسپتال میں اپنے منصب سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے انسانیت کی خدمت کے لبادے میں مانسہرہ اور گردونواح میں مرزائیت کے بیج بوئے نتیجتاً اسے ہزارہ کی زمین نے قبر کے لئے بھی جگہ نہیں دی اور اہلیان ہزارہ کی تحریک نے اسے بھاگنے پر مجبور کیا۔ آج اسی بانی مرزائیت کے بیٹے کو ہزارہ میں ایک اہم منصب عطا کیا جارہا تھا اور ایک بار پھر ہزارہ کو کشت و خون کی وادی میں دھکیلنے کی منصوبہ بندی کرلی گئی تھی۔ مگر حکومتی سیٹ اپ میں موجود قادیانی لابی کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا اور یوں ایک بار پھر اللہ کریم نے اہل اسلام کو فتح و نصرت سے نوازا اور سازشیوں کے منہ کالے ہوئے۔

اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے امیر مولانا شفیق الرحمٰن نے مقامی انتظامیہ اور صوبائی حکومت کے بروقت اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ:

''ہم ان کے مشکور ہیں اور ایبٹ آباد کے حالات کو پرامن رکھنے میں جو کردار ادا کیا گیا ہے ہم اسے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔''

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے ترجمان نے مرزائی پروفیسر کی تعیناتی کے بعد پیدا ہونے والے کشیدہ ماحول میں جن تنظیموں نے یکجہتی اور احتجاجی تحریک کی حمایت کا اعلان کیا تھا ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کی مذہبی غیرت کو سراہتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت سے ان کے والہانہ لگاؤ اور اس کامیابی پر مبارکباد دی۔

اس موقع پر ضلع بھر کے علما کرام' مذہبی' سیاسی' سماجی اور تجارتی تنظیموں کے اجلاس نے متفقہ طور پر قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں موجود اسلامی دفعات کو موجودہ پی سی او میں شامل کر کے حکومت کے خلاف عوام کے دلوں میں پائے جانے والے شکوک و شبہات کو ختم کیا جائے۔

دعائے صحت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر ایک ماہ سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین ختم نبوت اور جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ وہ ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

"قطعہ"

سردار تھا جھوٹوں کا کمینوں کا وہ شاہکار
آقا کے اشارے پہ نبوت پہ کیا وار
خبطی تھا جنونی تھا وہ انگریز کا موذی
قزاق نبوت تھا وہ انسانیت کی عار

(عبدالحلیم احقر انچھڑیاں مانسہرہ)

متنبی کی الماری

ظفر علی خانؒ

اے کہ ہے اپنی رواداری پہ تجھ کو فخر و ناز
قادیاں میں کافروں کی مومن آزاری بھی دیکھ

خواجہ اجمیر کی درگاہ دیکھ آیا ہے تو!!
اب بہشتی مقبرہ کی چار دیواری بھی دیکھ

ترمذی کو اور بخاری کو رٹا تو کیا ہوا؟
قادیاں جا اور غلام احمد کی الماری بھی دیکھ

تو نے اپنی فوج کی دیکھی قواعد مدتوں
اب نصاریٰ کے رضاکاروں کی تیاری بھی دیکھ

کاٹنا مقصود ہے جس سے شجر اسلام کا
قادیاں کے لندنی ہاتھوں میں وہ آری بھی دیکھ

مشتئی فی النوم اور اس کے فلسفے پر کر نظر
قادیاں کے نازنینوں کی طرح داری بھی دیکھ

سن لے اپنے کان سے "الفضل" کی گالی گلوچ
لکھنو شرما گیا جس سے وہ بھٹیاری بھی دیکھ

آج آتا ہے نظر گو تجھ کو باطل سربلند
اپنی آنکھوں سے کل اس کی ذلت و خواری بھی دیکھ

تبصرۂ کتب

نام کتاب: سبائی سازش کی سبائی یلغار اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مدبرانہ دفاع

تالیف: مولانا بشیر احمد حصاروی

ضخامت: ۳۱۸ صفحات

قیمت: ۱۵۰ روپے

ناشر: حامد اکیڈمی' میاں ٹاؤن رحیم یار خان

مشاجرات صحابہ وہ نازک موضوع ہے' جس میں کتاب و سنت کی نصوص پر ایمان اور اصحاب کرام سے عقیدت و محبت کے تقاضوں پر پورا اترتے ہوئے خالص علمی تحقیق کرنا جان جوکھوں کا کام ہے۔ بڑے بڑے نام نہاد مفکر اور داعی اس وادی پرخار میں ایسے بھٹکے ہیں کہ وہ اور ان کے پیروکار آج تک اس کے پرپیچ راستوں میں حیران و سرگرداں ہیں اور روز قیامت کا معاملہ تو خدا ہی کو معلوم ہے۔

مصنف نے زیر تبصرہ کتاب اسی موضوع سے متعلق ایک سوال کے جواب میں لکھی ہے۔ اور بلامبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اس موضوع پر علمی دیانت' تاریخی تحقیق اور پاس ادب سب کو ملحوظ رکھتے ہوئے جیسی تحقیق انہوں نے پیش کی ہے اس کی کوئی مثال کم از کم ہماری نظر میں پوری اسلامی لائبریری میں نہیں ملتی۔ کتاب کی سطریں پڑھتے جایئے یوں محسوس ہوگا کہ مصنف موفق من اللہ ہیں جن کو قدرت کی طرف سے ان کانٹوں کو ایک ایک کرکے ان مسلمانوں کے دل سے نکال لینے کی توفیق بخشی گئی ہے' جو غیر محتاط مصنفین اور ٹھوس علم سے محروم ادیبوں نے بو رکھے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں کتب سیر و تواریخ میں جو روایات کے مقام و مرتبے کے منافی ملتی ہیں ان کی عالمانہ گرفت ان پر سنجیدہ اور متعین علمی تنقید' تمام ذخیرہ روایات کو سامنے رکھ کر ان کی تہذیب و تنقیح اور صحیح صورتحال کی حقیقی تصویر کشی اس طور پر کی گئی ہے کہ دشمنان اسلام کی فریب کاریوں سے خود بخود واقفیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عقیدت و محبت میں خود بخود اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وہ بے داغ کردار اور اصلی سیرت شرح صدر کے ساتھ سامنے آجاتی ہے' جس کا مرقع کتاب و سنت نے کھینچا ہے اور جو (اغیار کے پروپیگنڈے سے محفوظ) مسلمانوں کے قلب و دماغ میں جاگزیں ہے۔

تاریخ پر مکمل دسترس اور متعلقہ مواد کے ہمہ گیر احاطے کے علاوہ ایک اور اہم بات بھی اس کتاب کی خصوصیت ہے یعنی ادبی اسلوب' مصنف نے اس خالص علمی موضوع پر جس دلچسپ اور دلآویز انداز بیان میں قلم اٹھایا ہے اس کتاب کا لطف اور اس کی افادیت دوبالا ہوگئی ہے۔ ہر روایت کا پس منظر' پیش نظر اور شرح و بحث بیان کرنے میں موضوع پر ان کے قلم کی گرفت پوری طرح قائم رہتی ہے اور قاری ایک مضمون کو شروع کرکے اس کو ختم کئے بغیر کتاب نہیں رکھتا اور جب وہ مضمون ختم کرچکتا ہے تو جہاں اسے بیش قدر علمی تاریخ سے آگاہی ہوتی وہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت و عقیدت کا لازوال اور دنیا و آخرت سنوارنے والا جذبہ بھی اسے نصیب ہوچکا ہوتا ہے۔ کسی مصنف کی اس سے بڑھ کر اور خوش قسمتی و کامیابی کیا ہوسکتی ہے؟

کتاب باطنی کمالات کی طرح ظاہری خوبیوں سے بھی آراستہ ہے۔ ناشرین نے اسے خوبصورت سرورق' مضبوط جلد اور عمدہ کتابت و کاغذ کے ساتھ شائع کیا ہے امید ہے کہ اہل علم اس سے عرصے تک اپنے دیدہ و دل کی پیاس بجھاتے رہیں گے۔

مصنف نے مقدمے میں اس موضوع سے متعلق بقیہ عنوانات پر قلم اٹھانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اللہ کرے وہ جلد پورا ہو اور امت مسلمہ کو یہودی سازش کے تحت پھیلائے گئے لٹریچر کے زہر سے شفا نصیب ہوسکے۔ مصنف کی نجات اور روز حساب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قرب نصیب ہونے کے لئے یہی ایک کتاب کافی ہے لیکن اگر وہ اس موضوع کی تکمیل کردیں تو امت پر ان کا احسان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

نام کتاب: مصباح الصرف

شرح اردو ارشاد الصرف

مؤلف: محمد ثناء اللہ بن قاضی محمد صادقؒ بھاگوی

ضخامت: ۹۴ صفحات

قیمت: ۳۰ روپے

ناشر: الحاج مولوی عزیز اللہ ندیم ساتکزئی

ملنے کا پتہ: ''فضل اللہ کتب خانہ''

اسلامیہ ثانیہ بھاگ ناڑی ضلع بولان' بلوچستان

اس کتاب میں مولانا ثناء اللہ صاحب بھاگوی مدرس جامعہ دارالعلوم بھاگ نے قوانین کی تشریح میں کافی عرق ریزی کی ہے اور بحمد للہ نہایت سہل طریقہ سے قوانین کو سمجھانے کی کوشش کی ہے' ہر شرط کی احترازی مثال لانے میں بحد امکان سعی کی ہے' اس میں ابنیہ و تعلیلات صرف کو مختصر انداز میں بیان کیا گیا ہے' اور فوائد و امثال و ابیات کے ذکر کرنے میں مؤلف فاضل نے انتہائی عرق ریزی و محنت و مشقت سے کام لیا ہے' شائقین طلبا کے لئے ایک مژدہ بے بہا ہے۔ امید ہے کہ طلبا اولین فرصت میں نسخہ ہذا منگوا کر ذوق علمی میں دوبالگی پیدا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف اور قارئین کے لئے اس کتاب کو مفید بنائے۔ (آمین ثم آمین)

☆☆ ... ☆ ... ☆☆

اظہار تعزیت

بھاگ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھاگ کے کارکن مولوی فضل اللہ اور دیگر جاں نثاران ختم نبوت نے حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ رحلت پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

دنیا بھر کے مناظرین و مبلغین اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری

قادیانی شبہات کے جوابات

مسئلہ ختم نبوت، رفع و نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کذب مرزا پر امت محمدیہ ﷺ کے علماء و اہل قلم نے گرانقدر کتب تحریر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے حکم کی تعمیل میں ان رشحات قلم اور بکھرے ہوئے موتیوں کی آب دار مالا تیار کردی گئی ہے۔ اس نئی ترتیب میں جدید و قدیم قادیانی اعتراضات کے جامع و مانع مسکت، دندان شکن جوابات جمع کردیئے گئے ہیں۔

خصوصیات

الف..... عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن و سنت اور اجماع امت کے دلائل ہیں۔

ب..... مسیلمہ کذاب سے قادیانی کذاب تک تمام بے دین و بددین افراد و جماعتوں کے جملہ اعتراضات کے جوابات میں مناظرین اسلام نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب کو جمع کردیا گیا ہے۔

ج..... مناظر اسلام حجۃ اللہ علی الارض حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان استاذ المناظرین مولانا محمد حیاتؒ کی عمر بھر کی ریاضت و فتنہ قادیانیت سے متعلق ان کی علمی محنت کو انہی کی نوٹ بکوں کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔

د..... پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا سید محمد علی مونگیریؒ، مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، مولانا محمد چراغؒ، مولانا محمد سلیم دیوبندیؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ، مولانا عبداللہ معمارؒ نے قادیانی شبہات کے جوابات میں جو کچھ فرمایا وہ سب اس کتاب میں سمو دیا گیا ہے۔

ھ..... مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے دوران تعلیم مولانا بشیر احمد فاضل پوری اور مولانا اللہ وسایا نے جو کچھ تحریری طور پر محفوظ کیا اسی طرح مناظر اسلام فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا خدا بخش، مولانا جمال اللہ الحسینیؒ، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور دیگر حضرات نے جو کچھ پڑھا مطبوعہ یا مخطوط جو بھی میسر آیا موقعہ بموقعہ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

الحمد للہ! اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہوگئی ہے جسے قادیانی شبہات کے جوابات کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جاسکتا ہے۔ پہلا حصہ جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے شائع ہوگیا ہے۔ قیمت ۶۰ روپے بذریعہ ڈاک ۸۰ روپے وی پی نہ ہوگی۔

نوٹ: پہلے اس کا نام "ختم نبوت پاکٹ بک" تجویز ہوا تھا مگر اب "قادیانی شبہات کے جوابات" نام رکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ: ناظم دفتر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 514122

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو ...

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟ کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟ اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عُمدہ طباعت

ہفت روزہ
ختمِ نبوّة
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کا ترجمان

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

کا مطالعہ کیجئے

ختمِ نبوّة

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے جس میں سیرتِ رسولِ آخر ﷺ، سیرۃ الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں

اَلحَمدُ لِلّٰہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، نائیجیریا، سعودی عرب، قطر، بنگلہ دیش آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے — بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

اِنشاءاللہ اس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے